

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

# منام

## زید ذوالفقار

وہی آنکھیں، وہی خواب

اُس نے خود کو دیکھا تھا۔

ہاں وہ پہچان گیا تھا۔ وہ وہی تھا۔ وہی آنکھیں، وہی چہرہ، ہو بہو وہی۔

اور وہ اکیلا تھا۔ بالکل اکیلا۔۔۔

اسکے سامنے وہ مجمع جمع تھا۔ چہرے ہی چہرے، دھڑ ہی دھڑ۔ بھانت بھانت کی بولیاں، بھنکنا ہٹیں سی۔

اسکے اور مجمع کے درمیان تیسری شے وہ بے جان وجود تھا۔ وہ سرد پڑ چکا بے جان دھڑ جسکے سر سے بہتا خون اب

جمنے لگا تھا۔ وہی خون جو اسکے داہنے ہاتھ میں دبی ٹوٹی اینٹ پہ تھا۔ روح نچوڑ کر باقی بہا دیا گیا خون۔

"شہری مُنڈے نے علی کو مار دیا۔۔۔ شہری مُنڈے نے علی کو۔۔۔۔"

کسی نے چلا کر کہا تھا۔ اسکے وجود میں خوف ایک سرد لہر بن کر دوڑ گیا تھا۔ وہی خوف جو ریشہ بنا اسکے وجود کو

کانپنے کا حکم دے رہا تھا۔ وہی خوف جو اسکے قدموں کو مفلوج کر گیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"شہری مُنڈے نے علی۔۔۔۔۔"

وہ سب اسکی طرف انگلی اٹھائے ایک ہی تکرار کرنے میں لگے تھے۔ ایک آواز ہو کر، بار بار۔  
اس نے خود کو نفی میں سر ہلاتے دیکھا تھا۔

"نن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ میں نے نہیں۔۔۔۔۔ نن۔۔۔۔۔"

لفظ جملوں میں نہیں ڈھل سکے تھے۔ لب آپس میں ایسے پیوستہ ہوئے کہ پھر گھل نہیں سکے تھے۔ مجمع کا شور  
بڑھتا جا رہا تھا۔ اسکے کانوں کے پردے پھٹنے کو تھے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے کانوں کو ڈھانپ کر، آوازوں  
کی دماغ کے پردوں تک رسائی کو روکا تھا۔

"نن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔"

وہ چلا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

لپینے میں بھیگا۔۔۔ خوف سے کانپتا ہوا۔۔۔

"میں نے نہیں۔۔۔۔۔ نن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ خوبصورت سٹیج تھا۔

سب کہتے تھے وہ ملک کی تاریخ کا سب سے قیمتی اور شاندار سٹیج تھا۔ انواع و اقسام کی قیمتی اشیاء، نوادرات،  
زیورات، پھول، رنگ، خوشبوئیں۔

وہ خود کو پہچان ناپاتی لیکن ان سبز آنکھوں سے تو اسکی پرانی شناسائی تھی۔ اب بھی جو اس نے وہ آنکھیں دیکھیں  
تو جان گئی کہ وہ وہی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

"یو آر گارجنئیس۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔ اب تک کہاں تھیں تم؟؟؟؟؟"

تعریفی جملے۔۔۔ رشک بھری نظریں۔۔۔

وہ اٹھلاتی ہوئی، مسکراتی ہوئی آئینے میں خود کو دیکھتی جا رہی تھی۔

"دھی رانی۔۔۔"

اس نے وہ آواز سنی اور وہ چہرہ۔۔۔ وہ دھندلا سا۔۔۔ وہ نقوش۔۔۔

"ابا۔۔۔"

اس نے تڑپ کر پلٹ کر دیکھا تھا۔ وہ اس سے دور جا رہا تھا۔ وہ بیقرار ہو کر اٹھی اور اسکے پیچھے بھاگی تھی۔

"ابا۔۔۔"

اسے ٹھوکر لگی تھی۔ اب کہ وہ گری تو وہ سیٹج اڑن چھو ہو چکا تھا۔ اب کہ اس نے دیکھا وہ جہنم تھی۔

شعلے ہی شعلے۔۔۔ دھواں۔۔۔ اندھیرا۔۔۔ اور وہ۔۔۔ وہ شائد موت کا فرشتہ تھا۔ چہرے پہ ماسک

چڑھائے، بس وہ دو آنکھیں عریاں تھیں۔ نفرت سے بھری آنکھیں۔

"دھی رانی۔۔۔"

www.kitabnagri.com

اس نے دیکھا وہ سینے پہ ہاتھ رکھے زمین پہ ڈھے چکا تھا۔ اس نے اٹھنا چاہا، اسکی طرف بڑھنا چاہا لیکن وہ تو وہیں

گڑھ چکی تھی۔ آگ اور خون کے اس تالاب میں جہاں اس نے غور سے دیکھا تو اس لاش کو تیرتے پایا۔

"دھی رانی۔۔۔"

اس موت کے فرشتے نے اسکے سینے میں سیسہ اتار دیا تھا۔ وہ درد کی شدت سے چلا اٹھی تھی۔

"ابا۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

اب کی چیخ کے ساتھ وہ سحر ٹوٹ گیا تھا۔ ان سبز آنکھوں میں خوف ابھی تک تیر رہا تھا۔

وہ اسکے ساتھ تھی۔

وہ دونوں بہت خوش تھے۔ وہ اسکے کان پہ جھکا، سرگوشیاں کرتا تھا اور وہ منہ پہ ہاتھ رکھے بڑی دیر تک ہنستی تھی۔ سب انہیں دیکھ کر مسکراتے تھے اور کہتے تھے خدا نظر بد سے بچائے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیئے ہی بنائے گئے تھے، تبھی تو انکے نام بھی ایک سے تھے۔ وہ پورے کا پورا اسکا تھا، اسکا پورے کا پورا نام بھی اسکے نام میں تھا۔

وہ بڑی دیر تک اسے دیکھتی رہی تھی۔ اس نے ہمیشہ سے جو خواب دیکھا تھا، وہ اسکی تعبیر بن کر آیا تھا۔ وہ جو اسکا ہمسایہ تھا، اب اسکے ہاتھ کو نرمی سے تھامے وہ انگوٹھی پہنا رہا تھا۔ تبھی اس نے رونے کی آواز سنی تھی۔ گھبرا کر اس نے دیکھا۔ وہ اسکی بڑی بہن تھی۔ زخموں سے بھرا چہرہ۔ نیل ہی نیل۔ خون رستا ہوا۔

"مجھے بچالو۔۔۔ مجھے بچالو چندا"

www.kitabnagri.com

وہ لجاجت سے کہہ رہی تھی۔ وہ رو رہی تھی۔ وہ درد میں تھی۔

اس نے دیکھا وہ آندھی چل پڑی تھی۔ طوفان۔ بجلیاں چمک رہی تھیں اور بادل گرجنے لگے تھے۔

"علی۔۔۔۔ عالیہ۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

اس نے دیکھا وہ اکیلی رہ گئی تھی۔ اس طوفان کے بیچ، اس برستی بارش میں، وہ بالکل اکیلی تھی۔ اسکی انگلی میں پڑی وہ انگوٹھی بھی غائب ہو چکی تھی۔ اسی اکیلے پن کے بیچ اس نے سنا تھا۔ کوئی اسکا نام پکار رہا تھا۔ وہ آواز پہ بے اختیار پلٹی۔

وہ وہاں تھا۔

اس کے لئے۔۔۔ صرف اسکے لئے۔۔۔

مسکراتا ہوا۔۔۔

اسے دیکھتے دیکھتے اس نے آنکھیں کھول دی تھیں۔

اسکی نیند میں دبی دبی سسکاریوں اور چیخ پہ ایمن کی آنکھ کھلی تھی۔ عثمان خواب ٹوٹنے پہ اٹھ بیٹھا، لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ اس نے جلدی سے لائٹ آن کی اور پانی کا گلاس بھرا

"پھر وہی خواب ؟؟؟؟؟؟"

پشت سے اسکا کرتا پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ اس نے ہولے سے اسکے ہاتھ میں گلاس دیا اور نرمی سے اسکے ماتھے سے بہتا پسینہ صاف کیا تھا۔

"کبھی کبھی میں سوچتا ہوں شاید میرے جرم کے کفارے میں مجھے یہ خواب ملے ہیں۔"

گھونٹ گھونٹ پانی پی کر اس نے گلاس سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور اسے بغور دیکھا

"اور میرے ساتھ ساتھ تمہاری نیندیں بھی حرام"

وہ پھیکا سا مسکرا دی

## Posted On Kitab Nagri

"اور میرے ہونے سے جو تمہاری نیندیں حرام ہوتی ہیں انکا کیا؟؟؟؟"

وہ واپس لیٹ چکی تھی۔ وہ ویسے ہی بیٹھا رہا

"ابھی وقت ہے سحری میں عثمان۔ سو جاؤ کچھ دیر"

عائشہ یک ٹک لیٹی چھت سے لٹکے، اپنے مدار میں گھومتے پتکھے کو دیکھ رہی تھی۔ کمرے میں پھیلے سناٹے میں پتکھے کی آواز، دیوار پہ ٹنگے گھڑیال سے راز و نیاز کرنے میں مصروف تھی۔

"ابا۔۔۔ تو ابھی تک خفا ہے مجھ سے؟؟؟؟ آج بھی پکارتا ہے پر پکار سنتا نہیں ہے۔۔۔۔۔ ابا۔۔۔۔۔ تو ابھی تک ناراض ہے۔۔۔"

اسکی سبز آنکھیں نمکین پانیوں کی کسی جھیل میں تبدیل ہو چکی تھیں۔

"دیکھ تو سہی میں نے سزا میں کیا کیا نہیں بھگت لیا۔۔۔۔۔ تجھے پتہ ہی ہو گا۔۔۔۔۔ باقی رہا کیا ہے تیری دھی کے

پاس۔۔۔۔۔ اب تو وہ کہیں سے رانی نار ہی ابا۔۔۔۔۔ اب تو خواب رہے اور نا ہی تعبیریں۔۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں کے کونوں سے آنسو بہتے گردن تک اتر گئے تھے۔ ایک گہری سانس لیکر اس نے وہ نمکین پانی حلق میں اتارے تھے۔ اسکے پہلو میں ننھی عائشہ بے سُدھ سو رہی تھی۔ اسکے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو سنوار کر، اس نے اسکی پیشانی پہ لبوں کے نشان چھوڑے تھے۔

علینہ رؤوف کا خواب آنکھ کھلنے پہ بھی نہیں ٹوٹا تھا۔

وہ اب بھی وہیں تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اسکے لئیے۔۔۔ اسکے پاس۔۔۔ اسکا مسیحا۔۔۔

ہاں بس آنکھیں بند تھیں پر وہ مسکان وہیں تھی۔ وہ آسودگی بھری مسکراہٹ۔ وہ بہت دیر تک ویسے ہی کروٹ لئیے اسے دیکھتی رہی تھی یہاں تک کہ کمرے میں الارم کی آواز گونجنے لگی تھی۔ اس نے نعمان کو آنکھیں کھولتے اور خود کو دیکھتے پایا تھا۔

وہ آخری چہرہ جو اس نے سوتے وقت دیکھا تھا۔ وہ پہلا چہرہ جو اس نے آنکھیں کھولتے ہی دیکھا تھا۔ اس مسکان نے خوشی اوڑھ لی تھی۔

"کب سے جاگ رہی ہو؟؟؟؟؟"

وہ نیند بھرے لہجے میں بولا تھا۔

"پتہ نہیں"

"کوئی خواب دیکھا؟؟؟؟؟؟؟"

"پتہ نہیں۔ شاید خواب تھا پر کچھ حقیقت سا تھا۔"

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"آپ نہیں خواب دیکھتے اب؟؟؟؟؟"

وہ مسکرا دیا

"میں اب کیا خواب دیکھوں؟؟؟؟؟ اب کونسی خواہش ہے جو خواب کا روپ دھارے اور میری زندگی کو لپچائے

؟؟؟؟؟"

اس نے آگے بڑھ کر ہولے سے اسکی پیشانی کو لبوں سے چھوا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"علینہ رؤوف، جسکی زندگی میں تم تعبیر بن کر شامل ہو جاؤ، وہ اور کیا خواب دیکھے۔۔۔۔"

رمضان کہنے کو بس ایک لفظ اور کیلنڈر کے لئے بھلے بس ایک مہینہ ہے لیکن یہ ایک مہینہ اپنے تیس دنوں میں ایک کامل زندگی سموئے ہوئے ہیں۔ کوئی کچھ بھی کہے، روزے رکھے نارکھے، مذہبی ہو یا نہیں، یہ ضرور مانے گا کہ یہ مہینہ کسی ناکسی طرح اسکی زندگی پہ اثر انداز ضرور ہوتا ہے۔ اور یہی تو اسکی تخلیق اور اسکے فرض کرنے کا مقصد ہے۔ "بدلاؤ"

بدلاؤ تو اس گھر میں بہت پہلے آگیا تھا۔ وہ چھوٹی سی ڈاننگ جسکی تین کرسیوں کے سوا باقی سب کسی کی راہ تکتی تھیں، اب اہل خانہ کے لئے کم پڑ جاتی تھیں۔ جیسے آج سحری کے وقت جب بڑوں کے ساتھ ساتھ وہ دو بچے بھی جاگ چکے تھے۔

اب یہ نہیں ہوتا ناں کہ بڑوں کے ساتھ بچے بھی اشتیاق کے مارے جاگ جائیں اور سحری کھائیں۔ وہ زمانہ میرے زمانے کے ساتھ ہی رخصت ہو چکا ہے ناں؟؟؟ اب ہم اپنے چھوٹوں کو خود ہی نہیں جگاتے، جاگ جائیں تو سلا دیتے ہیں، ڈانٹ کر یا تھپک کر۔

"اتنی صبح جاگ کر کیا کرو گے۔۔۔ سو جاؤ صبح سکول بھی جانا ہے۔۔۔۔ نہیں ابھی نہیں کھانا صبح ناشتہ بنا دوں گی۔۔۔ میں نے کہا نا سو جاؤ۔۔۔ ہائے وہ اتنا چھوٹا سا، مت جگانا بالکل۔۔۔۔"

امی کچن میں تھیں اور انکے ساتھ ہی دونوں بہوئیں بھی۔ اندر لاؤنج میں جائے نماز بچھائے عثمان نوافل ادا کر رہا تھا۔ منام سر پہ جالی دار ٹوپی رکھے ساتھ کھڑا تھا۔ نعمان قرآن پاک لئے پڑھ رہا تھا اور اسکی ران پہ سر رکھے چھوٹا ارحم لیٹا تھا۔ سارے میں پر اٹھوں کی مہک بھر چکی تھی۔ ایمن ٹیب لگا رہی تھیں۔



## Posted On Kitab Nagri

"آجائیں، سحری تیار ہے"

کچھ دیر بعد تمام اہل خانہ ڈاننگ پہ موجود تھے۔

"رات تم میں سے کونسا والا ڈرا؟؟؟"

نعمان نے پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے پوچھا تھا۔ عثمان نے سر جھکائے جھکائے لبیک کے انداز میں ہاتھ بلند کیا۔

وہ ہنس پڑا

"یہ صحیح ہے ویسے۔ ترازو کے دونوں پلڑے برابر ہیں تم دونوں میاں بیوی کے۔ ایک دن تم ڈرتے ہو دوسرے

دن ہماری بھابھی صاحبہ۔"

"آیت الکرسی پڑھ کر سویا کرو بیٹا"

امی نے کہا تھا۔

"آپ اتنے بڑے ہو گئے ہیں چاچو ابھی تک ڈرتے ہیں؟؟؟"

ارحم نے اسے تاسف سے دیکھا۔ اسے شرمندہ ہونا پڑا۔

"تم کونسا نہیں ڈرتے۔ ایسے چیختے ہو زرا اسی بات پہ"

"نہیں جی"

اس نے بھائی کو گھورا

"آپکے پاس اتنے سارے ٹیکے ہیں، جو ڈرائے اسے لگا دیا کریں ناں"

"ارحم، بیٹا دھیان سے کھانا کھاؤ"

اس نے تو س پلیٹ میں پٹھا

## Posted On Kitab Nagri

"مما یہ کیسار بڑ جیسا تو س ہے، اوپر سے آپ نے اس پہ گھی لگا دیا ہے۔"  
عثمان نے یکدم بھائی کو دیکھا۔ نعمان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ دونوں بھائی پرانی یاد پہ اکٹھے مسکرا دیئے تھے۔  
"کیا کھاؤں میں مما"

"کچھ بھی کھاؤ، بس ہمارا دماغ مت کھاؤ"  
نام مختلف تھے، عمریں الگ تھیں پر جینز وہی تھے۔ وہ دونوں بھائی وہی دو تو تھے۔

-----  
باورچی خانے میں وہ دونوں ماں بیٹیاں تھیں۔

"پنڈ میں سحری کا مزہ بھی الگ ہی ہوتا تھا۔ وہ ماجو آجاتا تھا اپنا ڈھول بجاتا ہوا، روزے دارو، اللہ نبی ص دے  
پیارو، اٹھو سحری کر لو۔ اسکی بانگ ہی ہمارا الارم ہوتا تھا۔"

اماں کو نا سٹلجیا ہو رہا تھا

"یہ اندر ہی اندر بند کوچے جیسے گھر، مرغیاں دے ڈرے۔ اول تے ہن کوئی جگان نہیں آندا، آجائے تو اندر  
سارے بہرے، وہ کیا کہتے ہیں ساؤنڈ پروف۔ اللہ اللہ خیر صلا۔۔۔"

عائشہ ہنس پڑی

"یہ ساؤنڈ پروف نا ہوں تو ٹریفک کا شور ہمیں بہرا کر دے"

"بہری تو مجھے لگتا ہے میں ہو گئی ہوں"

انہوں نے چائے کی دیکچی کے نیچے چولہا بند کیا

"کوئی جانور کی آواز نا کلڑ کی بانگ۔ کوئی چڑی تک چوں نہیں کرتی اب تو۔"

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ماں بیٹیاں دسترخوان لگا چکی تھیں۔

"کیا بات ہے آجکل گاؤں بہت یاد آرہا ہے اماں؟؟؟"

انہوں نے لمبا سانس بھرا تھا۔

"پنڈ یاد نہیں آرہا دھی رانی، وہ وقت یاد آرہا ہے، وہ وقت جو اب مجھے واپسی کہیں سے نہیں ملتا۔"

"اچھا اب اداس ناہوں"

عائشہ نے رسان سے کہا تھا۔

"میرا میڈیسن کا وارڈ ختم ہونے والا ہے۔ وارڈ ٹیسٹ دیکر چلیں گے، بلکہ اگر آپ کا دل ہوا تو عید بھی وہیں کریں

گے۔ ٹھیک ہے ناں؟؟؟؟"

ایمن اپنے کلینک میں تھی جب سسٹر نے اسے اطلاع دی تھی۔

"ایمر جنسی کیس ہے ڈاکٹر صاحبہ۔"

اس نے سٹیٹھ اٹھائی اور اسکے ہمراہ وارڈ میں آئی تھی۔

وہ بیس اکیس سالہ لڑکی تھی۔ حلئیے سے کسی گاؤں سے تھی۔ عام ساحلیہ، جازب سے نقوش اور پریشان بکھرے

بال۔ ایمن نے دیکھا وہ پریگنٹ تھی۔

"چھت پہ کپڑے سکھانے گئی تھی جی، واپسی پہ چکر اگئی، گر گئی"

ساتھ آئی عورت نے اسکے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی بتایا تھا۔ ایمن اس پہ جھکی اور معائنہ کرنے لگی۔ وہ لڑکی درد کی

شدت سے چلا رہی تھی۔ گھٹنوں سے نیچے تک اسکی ساری شلووار خون سے سنی ہوئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"سسٹر، جلدی سے پین کلر لگاؤ، اور ہاں اوٹی میں کون ہے آج؟؟؟؟"

اس نے جلدی سے رجسٹر پہ ٹیسٹ لکھے تھے۔

"یہ کروالیں، پھر دیکھتے ہیں۔ اللہ خیر کرے گا ان شاء اللہ"

اس نے ایک نظر اس لڑکی پہ ڈالی اور رمان سے کہا تھا۔ وہ پیر پھسلنے اور سیڑھیوں سے گر جانے سے کہیں زیادہ کی بات تھی، یہ تو وہ جان چکی تھی۔

کالج کے لیئے تیار ہوتی ہوئی عائشہ نے کن انکھیوں سے دیکھا۔ روٹھی روٹھی سی ننھی عائشہ منہ پھولائے بیڈ پہ بیٹھی تھی۔ اسے دیکھتے پایا تو جلدی سے منہ ٹیڑھا کیا

"اچھا بابا سوری کر تو رہی ہوں، مجھے نہیں یاد رہا تمہیں سحری میں جگانا"

"جھوٹ مت بولو مجھ سے"

وہ فوراً بولی تھی

"نانی کہہ رہی تھیں تم نے خود منع کیا تھا مجھے جگانے سے، تم نے کہا پھر میں سو جاؤں گی اور سکول کے لیئے نہیں جاؤں گی"

اس نے ویسے ہی نروٹھے پن سے کہا

"تمہیں میں بہانے باز لگتی ہوں؟؟؟ میں کیوں بلا وجہ سکول سے چھٹی کرتی"

"اچھا یا اب سوری بول تو رہی ہوں، اور کیسے کروں کان پکڑوں؟؟؟؟؟"

"یس"

## Posted On Kitab Nagri

فوراً حکم آیا تھا۔ عائشہ نے بہت دیر تک اسے دیکھا، شرارت سے مسکرائی اور اسکے پاس بیڈپہ بیٹھ کر اسکے دونوں کان پکڑ لئیے۔

"لو پکڑ لئیے کان۔ چلو اب ماما کو سوری بولو"

"ہیں؟؟؟؟؟"

اس نے اپنی بڑی بڑی سبز آنکھوں کو مزید پھیلا لیا

"جی، کب سے ماں کو برا بھلا کہہ رہی ہو"

اس نے کچھ دیر سوچا

"سوری"

عائشہ مسکرا دی۔ وہ اٹھنے کو تھی جب عائشہ نے پیچھے سے اسکے گلے میں بازو ڈالے تھے۔

"اب تم بھی پراس کرو مجھے کل سے جگادو گی، میں سارا پراٹھا فینیش کروں گی اور روزہ بھی رکھوں گی۔"

"اچھا ٹھیک ہے پراس"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دو مناظر ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ میں چل رہے ہیں۔

پہلا منظر:

وہ بد حال سی لڑکی، زینب فاطمہ۔۔۔ بکھرے اُلجھے بال۔۔۔ سوکھے پیڑیاں جمے ہونٹ۔۔۔ پریشان سے

تاثرات۔۔۔ ہوش و خرد سے بے پرواہ۔۔۔ پرانے مسئلے ہوئے کپڑے۔۔۔

دوسرا منظر:

## Posted On Kitab Nagri

وہی لڑکی آئینے کے سامنے کھڑی ہے۔ سلیقے سے بال بناتی ہوئی۔۔۔۔۔ چہرے پہ ہاتھ پھیرتی ہوئی۔۔۔۔۔ ہونٹوں پہ سلیقے سے لپ سٹک کی تہہ بچھاتی۔۔۔۔۔ سر پہ طریقے سے ڈوپٹہ اوڑھتی ہوئی۔۔۔۔۔  
پہلا منظر:

"ہائے زینب فاطمہ تیرا کیا بنے گا۔۔۔۔۔ نا اپنا ہوش ناماں پیو کا۔۔۔۔۔ ہائے میرے ربا ایک تودی دھی اوپر سے آدھی۔۔۔۔۔ کون بیا ہے گا تجھے۔۔۔۔۔ کیا مستقبل ہو گا۔۔۔۔۔ ہائے کون سنبھالے گا تجھے۔۔۔۔۔ منڈا ہوتا تو بڑھاپے میں ہمارا سہارا بن جاتا۔۔۔۔۔  
دوسرا منظر:

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔



Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

باورچی خانے میں پھرتی سے ناشتہ بناتی ہوئی زینب فاطمہ۔۔۔۔۔ فرائی انڈہ پلیٹ میں منتقل کرتی ہوئی۔۔۔۔۔  
کپوں میں چائے انڈیلتی۔۔۔۔۔ زرا دیر بعد باپ کے ساتھ ناشتہ کرتی ہوئی۔۔۔۔۔ مفلوج باپ کے پیروں میں  
مالش کرتی ہوئی۔۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے باتیں کرتی ہوئی۔۔۔۔۔  
پہلا منظر:

طلاق یافتہ۔۔۔۔۔ ناکارہ۔۔۔۔۔ ذہنی معذور۔۔۔۔۔ اکیلی۔۔۔۔۔ روتی پیٹتی، چیختی چلاتی، دوسروں کو کھسوٹتی  
ہوئی۔۔۔۔۔ بے مقصد، بے وجہ کا وجود۔۔۔۔۔  
دوسرا منظر:

بوتیک میں اپنے آفس میں بیٹھی کام میں مصروف۔۔۔۔۔ ورکرز کے ساتھ میٹنگ کرتی ہوئی۔۔۔۔۔ ڈیزائن بناتی  
ہوئی۔۔۔۔۔ سراہتی نظریں اور تعریفی جملے وصولی ہوئی۔۔۔۔۔  
وہ ایک منظر دوسرے کو جنم دیتا ہے۔ وہ ایک زینب فاطمہ دوسری کی تخلیق کی وجہ ہے۔ لیکن یہ ہوا کیسے  
؟؟؟؟؟؟؟؟

کسی نے اس سے کہا تھا اڑو کہ یہ سارا آسمان تمہارے لیئے ہی تو بنایا گیا ہے۔ اڑو کہ یہ بس پنکھ والوں کا حق نہیں  
ہے (سمیر احمد)

## Posted On Kitab Nagri

ایمن فزیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں سیدھی چلتی ہوئی اس آفس تک پہنچی تھی۔ دروازے پہ ہلکی سی دستک دیکر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔

"السلام علیکم میم ستارہ جہاں"

فون میں غلطاں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اسکے چہرے پہ مسکراہٹ تیر گئی تھی۔ اس نے اٹھنا چاہا لیکن اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے روکا

"ایک تو تم اب استادوں میں شامل ہو چکی ہو اس لئے اور دوسرے اس حالت میں ہو کہ بیٹھے رہنے میں ہی تمہاری اور ہم سب کی بھلائی ہے"

وہ کرسی گھسیٹ کر اسکے پاس ہوئی

"کیا حال ہیں؟؟؟؟؟ کیا خبر ہے؟؟؟؟؟ کب تک مٹھائی کی امید رکھوں میں؟؟؟؟؟"

"اللہ ہی جانے"

ستارہ نے بیزاری سے کہا اور فون سائیڈ پہ رکھا

"دن جاتے جا رہے ہیں، میں غبارے کی طرح پھولتی جا رہی ہوں لیکن ان کے ارادے نہیں لگ رہے باہر آنے کے"

ایمن ہنس پڑی تھی

"مجھے تو لگنے لگا ہے میں ہمیشہ سے بس پریگنٹ ہوں اور ہمیشہ تک رہوں گی۔ دیکھو نایا پچھلی کلاس پاس ہو کر آگے چلی گئی اور نئی بھی جانے کو تیار ہے، بس میرا ہی کلینڈر رکھا ہوا ہے"

## Posted On Kitab Nagri

"کنیں نہیں ڈاکٹر کے؟؟؟"

"ابے یار میں خود ڈاکٹر ہوں اور فضل خدا ایک ڈاکٹر میاں بھی ہے میرا ذاتی"

"پھر بھی یہ حال ہیں"

ایمن نے لقمہ دیا

"چلو ہم تھکڑ ڈاکٹر سہی، تم تو تازہ تازہ گائنی وارڈ میں بھرتی ہوئی ہوناں میرٹ میں پہلے نمبر کے ساتھ، بھیا تم ہی

بتا دو کب آئیں گے میرے کرن ار جن اس دنیا میں؟؟؟"

اس نے کندھے اچکائے

"تمہارے کرن ار جن ہیں، تم ہی جانو بی بی"

وہ برا سامنہ کر رہ گئی

"اتنی تنگ ہو تو چھٹی لے لو"

"فائدہ، ساری چھٹیاں گزر جائیں گی پر یہ پوسٹ ٹرم ٹونز پھر بھی نہیں آئیں گے دنیا میں۔ میں نے تو سوچا ہے

آخری لمحے تک آتی رہوں گی کالج، یہیں سے لے جانا مجھے میٹر نیٹ وارڈ"

ایمن نے بیگ کندھے پہ ڈالا

"اچھا اچھا بولو لڑکی۔۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"بیٹھو یار کہاں چل دیں"

## Posted On Kitab Nagri

"وارڈ کا ٹائم ہے یار، میں تو ایک جاننے والی کو پتھا لوجی لیب لیکر آئی تھی سوچا تم سے مل جاؤں۔ میں پھر آؤں گی، تم آرام کرو"

علینہ نے اسکے کپڑے ترتیب سے بیگ میں رکھے اور زپ بند کی تھی۔ نعمان آئینے کے سامنے کھڑا سر میں کنگھا کر رہا تھا۔

"کب تک آئیں گے واپس؟؟؟"

اس نے اسے دیکھ کر پوچھا تھا

"دیکھو، دو تین دن تو لگ جائیں گے۔ افطار رکھی ہے قریشی صاحب نے، این جی او کے لوگوں کا بھی وزٹ ہے۔

پھر زمینوں پہ بھی چکر لگانا ہے"

وہ ہنکارا بھر کر رہ گئی

"میں سوچ رہی تھی ابو اور سب کو افطاری پہ بلواؤں۔ پھر آخری عشرے میں وہ اعتکاف کرتے ہیں"

"ہاں ٹھیک ہے"

"انگل جہاں داد اور زینب کو بھی بلوانا ہے"

اس نے کنگھا رکھا اور اسکی طرف مڑا۔ اس نے اسے بغور دیکھا تھا۔ شادی کے اتنے سالوں بعد بھی وہ جب بھی گاؤں جاتا تھا، وہ اداس ہو جاتی تھی۔ پتہ نہیں کیوں، اس رخصتی کی اسے عادت نہیں ہو پائی تھی۔

"جلدی آئیے گا نعمان"

وہ مسکرا دیا اور اسکے پاس آیا۔ رسان سے اسکے ہاتھ تھام لیتے

## Posted On Kitab Nagri

"تمہارا وقت تمہارا ہے علینہ، بچوں کا بس میرے بچوں کا، اور جو وہاں ہیں، خدا کے بھیجے گئے انسان، انکا وقت بھی صرف انکا ہے۔ تمہیں پتہ ہے میں وقت کے ترازو میں ڈنڈی نہیں ماروں گا۔ میں تمہارے وقت میں سے ایک لمحہ بھی انکے کھاتے میں نہیں ڈالوں گا اور انکے حصے کے پل بھی کسی کو نہیں دوں گا، اپنے بچوں کو بھی نہیں۔۔۔۔"

اس نے سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا تھا

"خدا مجھے آپکی راہ میں کبھی پتھر نہ بنائے نعمان"

"خدا تمہیں ہمیشہ میری راہ بنائے رکھے علینہ"

اس نے اسکے بالوں کو سہلایا تھا۔

"اور میری منزل بھی۔۔۔۔"

سورج کی کرنیں ایک جُٹ ہو کر دھوپ کا روپ دھار چکی تھیں۔ دور تک پھیلے گندم کے سنہری کھیت بیزار سے کھڑے تھے۔ کوئی غور کرتا تو جان لیتا انکی بیزاریت کا سبب کیا تھا۔ خوشے پک چکے تھے، زرا سی ہوا کا جھونکا انکی بالیاں یہاں سے وہاں کرتا اور ساری محنت مٹی میں مل جاتی۔ کسانوں کو جانے کس مہورت کا انتظار تھا، شاید یہی کہ روزے گزریں تو واڈیاں شروع کریں۔

"صبر کرو بیٹا، اور شکر بھی۔ جانتے ہو ہر درد کی دوا ہے۔ وہ تکلیف بعد میں اتارتا ہے پہلے اسکا مرحم بھیجتا ہے"

شہتوت کا بوڑھا درخت گویا عمر رسیدہ سنیا سی تھا۔ اس مُٹھ دھاری کے پاس زندگی کا فلسفہ تھا۔ وہ کائنات کا راز جان گیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"جو بانٹتا ہے، وہی عطا کا حقدار بنتا ہے"

وہ دل کھول کر اپنے لال سیاہ پھل بانٹتا تھا۔ گندم کے خوشوں میں دور تک اسکی متاع اٹکی ہوئی تھی۔

"یہ سورج کو کس نے غصہ دلایا آج؟؟؟؟"

حسن نے کف کھولے اور بازوؤں کو کہنوں تک چڑھایا تھا۔ سپیل کی چھاؤں میں لگے ٹیوب نلکے سے گویا امرت نکل رہا تھا۔ پے در پے اس نے چہرے پہ پانی کے کئی چھپکے مارے تھے۔

"تو نے تو کہا تھا افطار میرے ساتھ کرے گا؟؟؟؟ رک جا، شام تک نعمان بھائی بھی آجائیں گے، ساتھ میں افطاری کریں گے بچوں کے ساتھ؟؟؟؟"

"اور وہ میرے ہونیوالے بچوں کی ماں جو میرا سر پھاڑ دے گی وہ کون جوڑے گا؟؟؟؟؟"

امان نے سر ٹھنڈے پانی کو چلو میں بھر کر سر میں ڈالا تھا۔

"آجکل تو ستارہ جہاں اس بات پہ بھی مجھ سے ہی جواب طلبی کرتی ہے کہ سورج کیوں طلوع ہوا، چاند کیوں نہیں

نکلا، ہوا کیوں چلی اور میں نے سانس کیوں لی"

حسن ہنس پڑا

www.kitabnagri.com

"تیرے ہی بچوں کیا کیا دھرا ہے یہ اس بیچاری کے ساتھ۔ تیرے جیسے غصیل را کھشش ہوں گے"

اس نے حسن کی کمر میں دھمو کہ جڑا تھا۔

"تو نے قتل ہونا ہے مجھ سے؟؟؟؟؟ دیکھ دور دور تک کوئی نہیں ہے، تیری گردن مڑوڑ کر یہاں گندم کے بیج

دفن کر دی تو کسی کا بھول کر بھی شک نہیں ہو گا مجھ پہ۔۔۔۔"

حسن نے جھر جھری لی تھی



## Posted On Kitab Nagri

"یا اللہ، یار تو اچھا بھلا ہوتا تھا اب کونسے دہشت گردوں کے قبیل سے جا ملا ہے تو؟؟؟؟؟"

تبھی انہوں نے وہ گاڑی آتی دیکھی تھی۔ امان نے دیکھا اسکے چہرے کا رنگ گلابی ہو چکا تھا۔ وہ مسکرا دیا تھا۔

"ٹھیک ہے تو جا، تیری بیوی انتظار کر رہی ہو گی تیرا"

اس نے پھر سے امان کے گیلے ہاتھوں کا جھانپڑ کھایا تھا۔

"صحیح ہے صحیح ہے۔ بیٹی ایس کے پیچھے جی کے ایم سی سے بیوفائی۔ سمجھ گیا میں"

وہ گاڑی انکے پاس آہستہ ہوئی اور کچھ دور جا کر چھاؤں میں رک گئی تھی۔

کچھ دیر میں ہلکے نیلے لباس میں ملبوس بشری انکی طرف ہی آرہی تھی۔

"ڈسپنری کے بہانے سے یہاں گاؤں کے مزے لے رہے ہیں آپ دونوں؟؟؟؟؟"

"دونوں نہیں یہ آپکا کام چور ایکس کلاس میٹ اور کام چور پریزنٹ کو لیگ۔ ٹک کر بیٹھتا ہی نہیں، من لگا کر کام ہی نہیں کرتا۔"

اس نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا تھا

"اب شائد اسکا دل کام میں لگ جائیں"

"منخوس"

حسن نے دانت دبا کر سرگوشی کی تھی۔

"چلیں حضور، وہاں مریضوں کی لائینیں لگی ہوئی ہیں"

ہر طرف اندھیرا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اور سناٹا۔۔۔ خاموشی۔۔۔۔

اور جس۔۔۔ دم گھوٹ کسبلا جس۔۔۔۔

وہ وہاں اکیلی تھی۔ بمشکل سانس لیتی ہوئی۔ تبھی اس نے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی تھی۔ کوئی تھا جو وہیں تھا۔ وہیں کہیں اسکے آس پاس، کہیں نزدیک ہی۔ وہ اسکے سانسوں کی آواز سن سکتی تھی، وہ اسکے وجود کا تعفن محسوس کر سکتی تھی۔ دہشت اسکے سارے وجود پہ حاوی ہوتی جا رہی تھی۔

اسی اندھیر نگری میں، اسی بے بس کر دینے والے سناٹے میں، وہیں کہیں اس نے وہ دو آنکھیں دیکھی تھیں۔ وہ دو آنکھیں جو موت کی آنکھیں تھیں۔ وہ دو آنکھیں جنکے ساتھ دو ہاتھ تھے جنہوں نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

وہ ہاتھ پاؤں مارنے لگی تھی، مدد کے لیے پکارنے لگی تھی، رونے لگی تھی پر بے بس تھی۔

وہ اس پہ حاوی ہو تا جا رہا تھا۔ وہ اسے برباد کر تا جا رہا تھا۔ وہ جب اس پہ حاوی ہو چکا، اسے برباد کر چکا، تبھی اسے زمین پہ پٹخ کر وہ کسی حیوان کے ایسے مسکرایا تھا۔ اسکی ہنسی اسکے خوف کے تابوت میں آخری کیل تھی۔

خواب ٹوٹا اور وہ بے قابو ہو کر چلانے لگی تھی۔ عثمان چونک کر جاگا، جلدی سے اٹھ کر اسکے گرد اپنا بازو جمائل کیا اور اپنا ہاتھ اسکے رخسار پہ رکھا

"سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ ایمن، میں ہوں یہاں۔۔۔۔۔"

بہت دیر تک اسکے وجود میں چھپی وہ لمبے لمبے سانس لیتی رہی تھی یہاں تک کہ اسے یقین ہو گیا کہ وہ بس ایک خواب تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

"لو۔۔۔"

عثمان نے پانی کا گلاس بھرا اور اسے دیا۔ اسکے شانوں پہ بکھرے بالوں کو ہولے سے سہلایا۔ پانی کا گلاس اسے

واپس دیکر اسے دیکھا تو وہ مسکرایا

"تو کل رات کا حساب پورا ہوا نا؟؟؟؟"

## Posted On Kitab Nagri

وہ بھی تھکی تھکی سی مسکرا دی تھی۔

"اب کل کو منام کے طعنے سننے کو تیار رہنا۔ چاچی آپ تو اتنی بڑی ہیں پھر بھی ڈر گئیں۔ اپنا کوئی انجکشن گھسا دیتیں اس ڈراؤنے آدمی کو۔۔۔۔"

وہ ہولے ہولے حواسوں میں لوٹ رہی تھی۔

"یہ سب کب تک چلے گا عثمان؟؟؟؟ کیا ساری زندگی؟؟؟؟؟"

اس نے کندھے اچکا دیئے

"شائد"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"ہم اپنے اپنے ذہن کے پردوں سے ماضی کھرچ ڈالیں تو شائد یہ خواب ہمارا پیچھا چھوڑ دیں۔ تو بتاؤ، کوئی طریقہ

ہے یا ماضی بھلانے کا؟؟؟؟؟"

عثمان زرار کا تھا اور اسکے کان میں پڑے آویزے کو ہولے سے چھیڑا

"ایسا کوئی طریقہ ہوا بھی تو میں اسے نہیں اپناؤں گا ایمن۔ میرے ماضی میں تلخ یادیں چند ہی ہیں پر حسین لمحے

بے بہا۔ میں چند بد صورت خوابوں کے لیے اپنے ان سارے خوبصورت پلوں کی بھینٹ نہیں دوں گا۔۔۔۔"

رسان سے کہتا وہ لیٹ گیا تھا

"ایک طریقہ اور بھی ہے۔ چلو آنکھیں اس یقین کے ساتھ موند لیتے ہیں کہ خوابوں کا راستہ جیسا بھی ہو گا منزل

پہ ہم دونوں ایک دوسرے کو ضرور ملیں گے"

وہ ہولے سے مسکرا دی

## Posted On Kitab Nagri

"سو جاؤ۔۔ ابھی سحری میں بہت دیر ہے"

سحری میں واقعی بہت دیر تھی۔

ابھی تو پچھلا دن بھی آخری سانس لے رہا تھا۔ ابھی گھڑی کی سوئی کو بارہ تک پہنچنے کے لیے بہت سے ہندسے طے کرنے تھے۔ ابھی تو چاند کے پاس تاروں کی ٹولیوں کو سنانے کے لیے بہت سی کہانیاں تھیں۔ اور وہ زمین زاد ابھی ابھی تورات کے سیاہ آسمان سے میٹھی لوریاں سنتے سوئے تھے، انکے جاگنے میں تو ابھی واقعی دیر تھی۔ دور پنڈ میں ماجو بھی ابھی اپنی کھٹیا پہ لیٹا سکون سے سو رہا تھا۔ وہ جاگتا تو کسی کو جگاتا۔۔۔ ابھی اسکے جاگنے میں واقعی بہت دیر تھی۔ ابھی تو ایک وقت درکار تھا کہ وہ نیند پوری کر کے اٹھتا، اپنا ڈھول اٹھاتا اور گلیوں میں نکل جاتا۔ ڈھول پیٹتے ہوئے، تان لگاتے ہوئے۔۔۔۔۔

"روزے دارو، اللہ نبی ص کے پیارو۔۔۔۔۔"

لیکن خواب ٹوٹنے میں ابھی بہت دیر تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نعمان نے سیٹ کی پشت سے سرٹکایا اور کھڑکی کے اس پار بھاگتے مناظر کو دیکھنے لگا۔ وہ مانوس سا راستہ، وہ دیکھے بھالے سے مناظر، اپنے اپنے سے۔۔۔۔۔

وہ سب یوں پلک جھپکتے نہیں ہوا تھا، وہ راتوں رات اسکے نہیں بن گئے تھے۔ انہیں اپنا بنانے میں بھی تو اس انسان کے کئی سال لگ گئے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

زمانے کی یہی ریت ہے۔ کچھ دیکر کچھ ملتا ہے۔ وقت دیکر وقت ملتا ہے۔ حال سے مستقبل بنتا ہے، ماضی میں اٹکے رہنے سے نہیں۔۔۔۔

چک 566 کو جاتی وہ سڑک کل اسے جانتی بھی نہیں تھی۔ اسے یاد تھا جب وہ پہلی بار چوہدری جہاں داد کے ساتھ گاڑی میں وہاں آیا تھا۔ اس سڑک نے اسے خوش آمدید نہیں کہا تھا۔ وہ کیوں کہتی؟ وہ تو اجنبی تھا اور اجنبیوں سے کون سیدھے منہ بات کرتا ہے؟ اسے یاد تھا جب اس سڑک پہ تنے آسمان نے اسے "ہو نہہ" کہہ دیا تھا۔ اسکے دُکھے دل کو سب نے مل کر کیسے کیسے نہیں دُکھایا تھا۔  
اسے وہ سب یاد تھا۔

اور اسے یاد تھا جب اس نے ان راستوں کو اپنے قدموں سے پہلی بار چھوا تھا۔ وہ پتھر کے تھے، کانٹوں بھرے تھے، اسے لہو لہان کر گئے تھے۔ اسے وہ اذیت یاد تھی۔ وہ پہلے دن سے اسکے نہیں تھے، ہمیشہ سے اسکے لیے نہیں تھے۔

پھر یہ کب ہوا کہ وہ اسکے بن گئے؟؟؟؟  
تب جب اس نے اپنا وقت دیکر انہیں خریدا۔ تب جب اس نے انہیں اپنے پیروں کے وہ چھالے دکھائے جو ان سے ہی اسے ملے تھے۔ سر پہ چارے کا گٹھڑا لادے ننگے پاؤں، کبھی گدھار بڑھی کو ہانکتے ہوئے اس سڑک کو مسکرا کر دیکھا، تب اس راستے کا دل پگھلا تھا۔ تب جب چک سے شہر جاتے کھٹارہ بس کی چھت پہ سوار رہا یا آہنی ڈنڈے سے جھولتا رہا، تب وہ راستہ اس کا بنا۔ تپتے جاڑے میں تپتی اس سڑک کی اذیت کو جب اس نے اپنے لمس سے محسوس کیا تب وہ دونوں ایک ہوئے۔ کسی برسات میں بھیگے اس راستے پہ وہ دور تک بے وجہ بھاگتا رہا  
تب۔۔۔۔



## Posted On Kitab Nagri

ہاں تبھی تو کوئی تمہارا بنتا ہے جب تم اسکے بن جاؤ۔ تم کسی کے ہو جاؤ اور وہ تمہارا نا ہو، یہ کیونکر ممکن ہو۔ تھے اب بھی بس اس راستے پہ رواں تھی۔ وہ سفر جو اس نے بہت بار طے کیا تھا۔ اس راستے سے ہر سمت میں۔۔۔۔۔  
"کیسے ہو؟؟؟؟؟"

اس نے منزل پہ پہنچ کر لمبی سانس بھری۔ وہ ہوا اسکے وجود میں لہو تک گھل گئی تھی۔  
"اتنے پیارے میرے پیارے۔۔۔ کیا بات ہے؟؟؟؟؟"

وہ درختوں کی قطاریں تو گویا اسکی ہجولیاں تھیں۔ بلا وجہ اسکے گال لال کر دیتی تھیں۔  
سڑک سے پناہ گاہ تک کا سفر بہت لمبا تھا پر اسکے پاس بہت سے ہم سفر تھے جو اسے یاد دلاتے تھے کہ سفر جتنا بھی طویل ہو، منزل کا ملنا ہمیشہ سے طے ہے۔

ایمن نے وہ ساری رپورٹس دیکھ کر میز پہ ڈال دی تھیں۔

"اب کیسی ہے وہ؟؟؟؟؟"

"پہلے سے کچھ بہتر لیکن بہت بہتر نہیں ڈاکٹر ایمن"

www.kitabnagri.com

اس جو نئیر ڈاکٹر نے اسے بتایا

"الٹر اساونڈ تو بہت ساری پیچیدگیاں دکھا رہا ہے۔ تم نے اسکا مکمل معائنہ کر لیا؟؟؟؟؟ کچھ ملا؟؟؟؟؟"

وہ آگے کو ہوئی

"بہت کچھ ملا۔ اور بھی ملتا لیکن اسکی ساس نے اپنے رپورٹ ڈال لیئے۔ عجیب عورت ہے، میں جب معائنہ کے لیئے

جاتی ہوں، اسے اپنے رپچوئل یاد آ جاتے ہیں"

## Posted On Kitab Nagri

ایمن سوچ میں پڑ گئی تھی۔

"باقی سب کے بارے میں بھلے مجھے پتہ نہیں لیکن ایک بات میں یقین سے کہہ سکتی ہوں ڈاکٹر ایمن۔"

اس نے اسے۔ بغور دیکھا

"یہ ایک پریگنٹ لڑکی کے یو نہی سیڑھیوں سے گر جانے کا کیس نہیں ہے"

عائشہ دین محمد دھک سے رہ گئی تھی۔

ننھی عائشہ وہ میگزین لینے اسکے سر پہ کھڑی تھی۔ اس ورق پہ چھپی اس تصویر پہ انگلی رکھے، سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی جا رہی تھی

"یہ تم ہی ہونا؟؟؟؟ ہے ناں عائشہ؟؟؟؟ دیکھو زرا"

وہ آرٹیکل پچھلے سالوں میں گزری اداکاراؤں کے بارے میں تھا۔ بہت ساری تصویروں کے درمیان ایک تصویر اسکی بھی تھی۔ ہاں وہی، سبز آنکھوں والی خوبصورت لڑکی جسے وہ سب رشک سے، فخر سے عائشہ دین محمد کہتے تھے۔

www.kitabnagri.com

اس نے شدت سے نفی میں سر ہلادیا تھا

"نہیں۔۔۔ میں کیسے ہو سکتی ہوں۔"

"نہیں"

وہ قطعیت سے بولی تھی

"آپ ہی ہو۔ دیکھیں میں نے آپ کا نام بھی پڑھا ہے، یہ دیکھیں۔ عا۔۔۔ نشہ"

## Posted On Kitab Nagri

اس نے جلدی سے میگزین لیا اور بند کر کے سائیڈ پہ ڈالا تھا۔

"میں کیسے ہو سکتی ہوں میری جان، میں تو سارا دن کالج میں ہوتی ہوں اور پھر ہاسپٹل، میں بھلا کیا ے، اور میری تصویر کوئی کیوں کھینچے گا"

بچی ابھی تک مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم جھوٹ تو نہیں بول رہی ناں؟"

"ممانے کبھی جھوٹ بولا ہے آپ سے ؟؟؟؟"

وہ خاموش رہ گئی تھی۔

"چلو ہم دونوں مل کر افطاری کے لیئے فروٹ چاٹ بناتے ہیں، آپ مجھے فروٹ کاٹ دو گی ؟؟؟؟"

اس نے جوش میں سر ہلایا تھا۔



ستارہ نے اسے دیکھا اور منہ پھلایا تھا۔

"یاد آگئی تمہیں کہ تمہارا ایک گھر بھی ہے اور وہاں ایک بیمار بیوی بھی رہتی ہے تمہاری ؟؟؟؟"

امان نے ٹائی ڈھیلی کی اور بیگ بیڈ پہ ڈالا

"کم آن یار"

"کیا کم آن؟ بس ایک یہ لفظ سیکھ لیا ہے انگریزی کا۔۔ اب یہی جھاڑتے رہتے ہو ہر وقت، کچھ ہو جائے کم آن

کم آن کی رٹ شروع، مطلب پتہ ہے اسکا ؟؟؟؟؟؟"

اس نے اسے بغور دیکھا اور پھر بنا کچھ کہے صوفے پہ بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا۔ وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی

## Posted On Kitab Nagri

"اللہ کتنے گندے جوتے، کتنی سڑانڈ آرہی ہے، سو بار کہا ہے سو کس پہنا کرو"  
"پہنی ہوئی ہیں"

"تو مت پہنا کرو ناں جب پتہ ہے ان سے اتنی سمیل آتی ہے"  
"یار تمہیں ہے کیا؟؟؟؟؟"

وہ چڑکے بولا تھا۔ جواباً اس نے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا  
"یہ ہے مجھے۔۔۔۔۔"

"اب یہ بھی میرا قصور ہے؟؟؟؟؟"  
وہ طنزاً ہنسی

"ٹیکنیکلی تو ہاں تمہارا ہی ہے"  
"استغفار"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)



وہ جزبہ ہو کر رہ گیا۔ جوتے اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا

"تالی ایک ہاتھ سے تو نہیں بجتی ناں"

"اب تم نے لڑنا ہے مجھ سے؟؟؟؟"

"میں لڑ رہا ہوں؟؟؟؟"

"نہیں نہیں میں لڑا کہ ہوں، میں ہی ہوں لڑاکوں کی سردار، ایک کام کرو پوسٹر لگوا دو سارے شہر میں

میرے۔۔۔۔"

وہ بنا کچھ کہے بالکونی میں جوتے جرابیں رکھ کر واش روم میں چلا گیا تھا۔ قریباً دس منٹ بعد فریش ہو کر نکلا تو وہ

کمرے میں نہیں تھی۔ باہر آیا تو ڈاننگ پہ کھانا لگا ہوا تھا۔

"یار تم سے کتنی بار کہا ہے مت کیا کرو، میں لے لیتا ناں خود سے"

## Posted On Kitab Nagri

وہ وہیں اسکے پاس جر سی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ وہ بنا کچھ کہے کھانا نکالنے لگی

"دن کیسا رہا؟؟؟"

"ٹھیک تھا۔ سیکنڈ ایئر کا ٹیسٹ تھا آئی کا، وہ چیک کیا۔ پھر ایمن سے ملاقات ہو گئی۔"

"اور تمہاری طبیعت کیسی ہے؟؟؟"

"میں ٹھیک ہوں"

وہ مسکرائی۔ امان نے رسان سے اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

"کھانے کے بعد آئس کریم کھانے چلیں گے"

اس نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

نارنجی شام گویا کوئی روزہ دار تھی۔ سارے دن کی تھکی ماندی، پیاسی سی، اپنے سوکھے ہونٹوں پہ زبان پھیرتی خاموشی سے سورج کے غروب ہونے کے انتظار میں تھی۔ کوئی وقت ہوتا اور اسکا روزہ افطار ہو جاتا اور وہ غٹا غٹ رات کے مشروب چڑھاتی روپ بدل جاتی۔

اسی شام میں سست روی سے بہتے پانی کے کھالے میں پیر لٹکائے بیٹھی بشریٰ کو دیکھ کر حسن کے قدموں نے نافرمانی کا سوچا تھا۔ "چلو چلو وہیں چلو، ہمیں نہیں پتہ" کی رٹ لگائے کسی ڈھیٹ بچے کی طرح اسے وہاں لے ہی آئے تھے۔ اسے وہاں آنا ہی پڑا، اس سے کچھ قدم دور رکنا ہی پڑا، اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لیے کھنکارنا پڑا۔

"میں یہاں بیٹھ جاؤں؟؟؟"



## Posted On Kitab Nagri

آہٹ پہ چونک کر اس نے دیکھا، سر تا پا اسکا جائزہ لیا۔

"کوئی بارودی جیکٹ تو نہیں پہنی ہوئی تم نے؟؟؟ کوئی بم وم تو نہیں؟"

وہ ہنس پڑا۔ اس نے ہولے سے اپنے برابر میں پگڈنڈی کو تھپتھپایا۔ وہ اسکے برابر میں، پانی میں پاؤں لٹکائے بیٹھ گیا تھا۔

کبھی دیکھا ہے وہ منظر کہ دور تک پھیلا ایک سنہری کھیت ہو، اس پہ تنازد آسمان ہو، دور مغرب میں نارنجی روشنیاں ہوں، گچھلتا پیلا سورج ہو، سونے ایسے بہتے پانی کا نالہ ہو اور دور تک دکھائی دیتی بھوری پگڈنڈی ہو  
؟؟؟؟؟؟؟؟

میں نے دیکھا ہے اور اب وہ مجھے بھولتا ہی نہیں۔ وہ مجھے خود کو بھولنے دیتا ہی نہیں۔ اب ہر شام کے گزرتے منظر میں وہی منظر دیکھتا ہوں۔

"آج تمہارا فون خاموش ہے؟ آج یہ سب کھیت کھلیاں تمہارے ساتھ ساتھ بڑ کے سموتھ ہونے کا اعلان نہیں

کر رہے؟؟؟؟ آج سوانز کے بارے میں کچھ نہیں؟؟؟ اور وہ ڈی این اے؟؟؟"

وہ اسے پاگل سمجھی

www.kitabnagri.com

"فین ہوں ڈاکٹر صاحب، کافر نہیں ہوں۔ اب روزے کے ساتھ، افطاری کے وقت گانے سنوں گی وہ بھی

کافروں کے؟؟؟؟؟"

"اوہ ہاں"

اس نے جلدی سے سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا

"ویسے سب بھی یہی کہتے ہیں کہ بی ٹی ایس والے کافر ہیں، اینٹی مسلم یونو"

## Posted On Kitab Nagri

"تو باقی سنگرز مولانا طارق جمیل کے ساتھ چلے پہ جاتے ہیں یارائے ونڈ کا اجتماع اٹینڈ کرتے ہیں؟"

وہ اسکی طرف مڑی

"یہ سب نارمل کیوں نہیں ہیں؟؟؟؟ ہر شے کو اسکی جگہ پہ کیوں نہیں رکھتے؟؟؟ کوئی سلبرٹی ہے اور ہم اسکے مداح، بس اتنا کافی کیوں نہیں ہے حسن؟؟؟ ہمیں کیڑے نکالنے کی عادت کہاں سے پڑ گئی ہے؟؟؟ یہاں کامل کون ہے؟؟؟ یہاں سب کسے ملا ہے؟؟؟؟؟"

وہ خاموش رہ گیا

"تم کس کے فین ہو؟؟؟"

اس نے بہت دیر بعد پوچھا۔ اب کہ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ بہت دیر بعد سراٹھایا اور اسے دیکھا

"تمہارا فین بن سکتا ہوں؟؟؟"

اس نے عجب طرح سے اسے دیکھا

"میں کوئی سلبرٹی تھوڑی ہوں"

"تو فین بس سلبرٹیز کے بنتے ہیں؟؟؟؟"

www.kitabnagri.com

"ہاں"

"تو پھر تم سلبرٹی بن جاؤ"

وہ ہنس پڑی تھی۔ دور ڈسپنری سے وہ بچہ آرہا تھا۔ ٹرے میں دو گلاس رکھے، ساتھ افطار کا سامان۔ وہ انکو ٹرے

تھما کر مڑنے کو تھا جب حسن نے پکارا۔

"سنو۔۔۔۔۔ بچے ایک بات بتاؤ۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

وہ رک کر اسے دیکھنے لگا

"ہم دونوں میں سے یہ ڈاکٹر صاحبہ زیادہ اچھی ہیں ناں؟؟؟؟؟"

بچہ جھینپ گیا۔ ہولے سے مسکرایا، پھر شرمایا اور ہلکے سے اثبات میں سر ہلادیا۔ حسن نے مڑ کر فاتحانہ انداز میں اسے دیکھا

"دیکھا۔۔۔ تم ہو سلیبرٹی تبھی تو سب سے زیادہ اچھی ہو۔"

بچہ واپسی کے لئے مڑ گیا تھا۔

"اب کیسی طبعیت ہے تمہاری آسیہ؟؟؟"

ایمن نے نرمی سے اس لڑکی کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔ جو اباً وہ اپنے وجود میں سمٹ کر رہ گئی تھی۔ ابھی ایمن نے معائنہ کے لئے اسکے پیٹ سے قمیض اٹھائی ہی تھی کہ اسکی ساس جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"ہمارے پنڈ کے بڑے پنچے ہوئے عالم ہیں، ان کے مرید ہی ہیں لوگ۔ انہوں نے تعویذ دیا، میں کل باندھنا بھول گئی، چلو اب باندھ دوں"

www.kitabnagri.com

اس نے ایمن کو ہٹانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ پہ جمی رہی تھی۔

"بی بی تمہیں نظر نہیں آرہا میں معائنہ کرنے کے لئے آئی ہوں؟؟؟"

"میرے لئے تعویذ زیادہ ضروری ہے"

وہ سختی سے ہاتھ نچاتے ہوئے بولی تھی۔

"جاؤ پھر لے جاؤ اسے، میں ڈسچارج کر دیتی ہوں اسے، ایسے ہی کسی بابے سے ڈلیوری کروالو"

## Posted On Kitab Nagri

وہ زرا کی زرا چپ رہ گئی۔ اب ایمن نے گارڈ کو آواز دی تھی۔ وہ جلدی سے آیا۔  
"یہ وارڈ کے دروازے پہ کیا لکھا ہوا ہے؟ ایک مریض کے ساتھ بس ایک اٹینڈنٹ رہے گا، پھر یہ بارات کیوں اکٹھی ہوئی ہے؟؟؟؟"  
وہ سر جھکا کر رہ گیا۔

"میں دومنٹ میں دوبارہ راؤنڈ کے لیے آؤں گی، مجھے یہاں مریضوں کے علاوہ اور کوئی نظر نا آئے"  
وہ پانچ منٹ بعد اسکے بیڈ پہ پہنچی۔ اسکی ساس ہنوز وہی تھیں۔ ایمن نے تلخی سے اسے دیکھا اور گلوز پہننے لگی۔  
ایک نرس کی مدد سے اس نے مریضہ کا معائنہ شروع کیا تھا۔ اسکے ہاتھوں میں کپکپاہٹ اتر آئی تھی۔ اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔  
"ریپ ہوا ہے ناں تمہارے ساتھ؟؟؟؟؟؟؟"

"یہ تم ہی ہونا عائشہ؟؟؟؟؟ دیکھو تو۔۔۔۔۔"  
وہ آواز باز گشت بنی اسکے چہرہ اطراف گونج رہی تھی۔ عائشہ نے اس کا غذ پہ مسکراتے اس چہرے کو بغور دیکھا تھا۔ اسے یاد تھا وہ تصویر کب بنائی گئی تھی۔ اسکے پہلے ایوارڈ ملنے کے بعد وہ فوٹوشوٹ ہوا تھا جسکی تصویریں اس ماہ کے ہر مشہور رسالے کا فرنٹ پیج بنی تھیں۔

"where are those gorgeous green eyes now?"  
وہ جلی حروف میں لکھی تحریر اس سے سوال کر رہی تھی۔ وہ ان سبز آنکھوں کو گھورتی رہی  
"کہاں ہیں وہ سبز آنکھیں؟؟؟؟؟ ہیں عائشہ، تمہیں پتہ ہے؟؟؟؟؟"

## Posted On Kitab Nagri

اس نے وہ میگزین وہیں چھوڑا اور ہولے ہولے چلتی سنگھار میز کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

"ماشاء اللہ یو آر بلیسڈ۔۔۔ کہاں تھیں تم اب تک ؟؟؟؟"

وہ آنکھیں۔۔۔ وہ وہی تھیں۔۔۔ وہی آنکھیں اسے لے ڈوبی تھیں۔۔۔

وہ آنکھیں۔۔۔ شاید وہ اب وہ نہیں تھیں لیکن۔۔۔ شاید

"یہ تم ہی ہونا عائشہ ؟؟؟؟"

ننھی عائشہ اب سوال کرنے لگی تھی۔ کہیں نا کہیں اسکے ماضی کا کوئی سرا اسکے ہاتھ لگتا تھا اور وہ اسے کریدنے لگتی تھی۔ وہ اب مطمئن نہیں ہوتی تھی۔

"اسے سچ بتا دھی رانی، وہ تیری بیٹی ہے، اسے حق ہے تیرے بارے میں سب پتہ ہونے کا۔ اسکے سوالوں پہ پردے ڈال کر تو اسے خود سے دور کر دینا۔"

وہ اسکے لیے دین محمد بننا چاہتی تھی لیکن اسے دین محمد کی عائشہ نہیں بنانا چاہتی تھی۔ وہ عائشہ دین محمد کو اپنے اور اپنی بیٹی کے درمیان نہیں لانا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نعمان گاؤں گیا ہوا تھا۔

اس ویک اینڈ اسپنری کے کلینک پہ عثمان کو بھی ڈیوٹی دینا تھی۔ حسن تو ہوتا ہی ویک اینڈ پہ گاؤں تھا کہ اب اسکا دل وہیں لگنے لگا تھا۔ ان دونوں نے اس تیسرے کو بھی راضی کر لیا تھا جو آجکل ستارہ کی طبیعت کی وجہ سے بہت کم کہیں آتا جاتا تھا۔

"آجانا یار، تینوں دوست اسی بہانے اکٹھے مل بیٹھیں گے۔ اب تو عرصہ ہوا اکٹھے ہوئے کبھی"

## Posted On Kitab Nagri

یوں وہ تکون مکمل ہوئی تھی۔

اب بھی وہ یو نہی چہل قدمی کے لیے نکلے تھے۔

"کہتے ہیں آج افطار پارٹی گرینڈ ہونے والی ہے، گورے بھی ہوں گے؟؟؟ یاد گار رہے گی پھر تو"

امان نے کہا تھا۔ حسن نے کندھے اچکائے

"کوئی کچھ بھی کہے سجن، میرے لیے سب سے یاد گار افطاریاں توجی کے ایم سی کے ہو سٹل کی ہیں۔ عثمان نے تجھے

یاد ہیں وہ؟"

"انہیں کوئی بھول بھی سکتا ہے"

وہ ہولے سے مسکرا دیا۔

دور کچی سڑک پہ کسان چارے کے گٹھڑ گدھا ریڑھی پہ لادے آرہا تھا۔

"پانچ سال یار اور اب سوچوں تو پانچ پل لگتے ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کچھ بھی کر کے وقت کو موڑوں اور واپس

وہاں پہنچ جاؤں۔ مجھے وہ سب کبھی کبھی اتنی شدت سے یاد آتا ہے کہ دل اداس ہو جاتا ہے"

حسن نے آنکھیں موند کر کہا تھا۔ اپنے تئیں وہ ان دونوں کے ساتھ وہاں سے دور وہاں پہنچ گیا تھا جہاں جانا چاہتا

تھا۔

غازی خان میڈیکل کالج کی وہ پتھرلی روش جو ہو سٹل سے کالج کو آتی تھی۔ روشن جگمگ جلتی روشنیوں سے

دکھتی وہ عمارت۔ وہ خوبصورت شام۔



## Posted On Kitab Nagri

"کوئی مجھ سے پوچھے دنیا کی سب سے حسین جگہ کونسی ہے تو مجھے سوچنا نہیں پڑے گا۔ وہ در سگاہ جورات کے اندھیرے میں دیر تک کسی چاند کی طرح جگمگاتی ہے، جسکی اونچی کھڑکیوں میں روشنیاں تاروں کی طرح جگمگاتی ہیں۔ اور وہ جب بارش میں بھیگ جاتی ہے اور شام کی روشنی میں نہا جاتی ہے۔"

آنسوؤں کی ایک باریک لکیر آسیہ نامی اس مریضہ کے گالوں پہ بہہ نکلی تھی۔ اسکی ساس مسلسل اسکا ہاتھ جکڑے بیٹھی، تیز آواز میں بول رہی تھی۔

"اللہ توبہ اللہ توبہ، کہاں کی بات کہاں پہنچا رہی ہے ڈاکٹرنی۔۔۔ میں تجھے کہہ رہی ہوں کہ سیڑھی سے پھسل گئی بات ختم۔۔۔ تو علاج کر اور بس کام ختم، کیا مسئلہ ہے تجھے۔۔۔ ہیں؟؟؟؟؟"

ایمن کڑے تیوروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

"کیوں پردے ڈال رہی ہے بی بی؟؟؟؟؟ حالت دیکھ بیچاری کی۔۔۔۔"

"میں کیوں پردے ڈالوں گی؟؟ اور زیادہ سگی مت بن اسکی، میں بھلے ساس ہوں اسکی پر میرے لئے یہ میری بیٹیوں کی طرف سگی بیٹی ہے، سمجھی تو"

اب کی بار اس نے آسیہ کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما اور اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"دیکھو ادھر، میری طرف دیکھو۔۔۔ آسیہ بچے، دیکھو۔۔۔ کچھ مت چھپاؤ، کسی کو مت بچاؤ۔۔۔ مجھے بتاؤ

جو بھی کچھ ہوا ہے، دیکھو ادھر، میں یہاں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

وہ نظریں چراگئی تھی۔ اس نے لب مضبوطی سے بند کر لئے تھے۔

افطار کا دسترخوان سجا ہوا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

علی ویلفیئر ٹرسٹ میں آج وہ افطار ایک معروف بین الاقوامی این جی او کی طرف سے تھی جواب باقائدہ طور پہ نعمان انصاری کے ساتھ مل کر اس ادارے کے لیے کام کرنا چاہتے تھے۔ ڈسپنری بہت جلد ہسپتال میں بدلنے والی تھی۔ پناہ گاہ سے منسلک زمین پہ بھی نئی عمارت کا کام شروع ہو چکا تھا۔ اب وہ اب "ایک چھت" اور "دو وقت کی روٹی" سے بڑھ کر کچھ بن چکا تھا۔ اور وہ چھت اور پودا جس کے ہاتھ سے لگائے بیج کی پیداوار تھا، وہ دسترخوان کے سامنے، اپنی نشست پہ خاموش سر جھکائے بیٹھا تھا۔

وہ انواع و اقسام کے کھانے اور مشروبات جن میں سے اکثر کے اسے نام بھی نہیں آتے تھے، اسے اندر تک جھنجھوڑ گئے تھے۔ وہ اسے گھسیٹتے ہوئے بہت پیچھے لے گئے تھے۔ وقت کے اُس پار اس شام میں جب وہ افطار کے وقت اس پگڈنڈی پہ اکیلا بیٹھا تھا۔ نلکے سے بھرے پانی کا ایک گلاس اور کھانے کے نام پہ صبح کی بچی روٹی کے چار لقمے۔ بس، بس، بس، بس، بس۔۔۔۔۔

اس نے آنکھوں کو سختی سے موند لیا تھا۔ وہ سسے آنسوؤں کے بہنے کے لیے نہیں تھا لیکن یہ بات آنسو نہیں جانتے تھے۔

بھوک تو ان دو لقموں سے بھی مٹ گئی تھی، پیاس کے لیے وہ نلکے کا پانی بھی بہت تھا۔ نعمان انصاری تو سب بھی سیر کر دیا گیا تھا۔ کیسے؟؟؟؟

"مجھے لگتا تھا یہ زخم ہمیشہ رہے گا۔۔۔ اس میں ہمیشہ درد ہوتا رہے گا ابو۔۔۔۔ یہ کبھی ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔"

اس نے ڈبڈبائی نظروں سے دیکھا۔ ابواسکے سامنے والی رو میں ہی بیٹھے تھے۔ وہ اسے ہی تو دیکھ رہے تھے۔ اسے دیکھ رہے تھے، اسے پڑھ گئے تھے تبھی تو مسکرائے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"اُسے تمہاری ساری ضرورتوں کا پتہ ہے۔ اس نے تمہیں خلافت دی ہے تو کیا لگتا ہے بس یو نہی دے دی ہے  
؟؟؟؟ اس نے فرشتوں کے سامنے تمہاری وکالت کی ہے تو سوچو کیوں کی ہے ؟؟؟؟"  
اسے یاد تھے وہ دن جب وہ مٹی پہ سوتا تھا۔ کئی کئی دن تک اسے کھانے کو روٹی نہیں ملتی تھی۔ اسکے پاس بس  
ایک ہی لباس تھا۔ اسے وہ سب یاد تھا۔

"جانتے تو وہ زخم بعد میں دیتا ہے، مرحم کا انتظام پہلے کر دیتا ہے"  
وہ جان گیا تھا۔ اسے اپنی بد حالی کے زخم یاد تھے تو وہ سارے مرحم بھی یاد تھے جو خدا نے اسکے زخموں پہ رکھے  
تھے۔

اسے دین محمد یاد تھا اور اسکی باپ جیسی شفقت۔ اور فقیراں بھی یاد تھی جب وہ ماں کی طرح اسے آغوش میں  
بھر لیتی تھی۔ اسے زینب یاد تھی جب وہ اپنی کلائی خالی کر کے اسکا دامن بھر گئی تھی۔ اسکا ٹھیکیدار بھی یاد تھا اور  
ہاں وہ سب یاد تھے۔

اس نے اپنے سامنے پڑی وہ تھال اٹھائی جو دنیا کی نعمتوں سے بھری ہوئی تھی۔  
"میرے بچوں کو دے آؤ۔ میرا پیٹ بھرنے کو یہ ایک گلاس پانی بھی بہت ہے"

اس بار ویک اینڈ کے ساتھ سکول والوں نے جمعہ کی چھٹی بھی کر دی کہ سکول میں کوئی فنکشن تھا۔ نعمان گاؤں  
جا چکا تھا تو علینہ نے بھی میکے چکر لگانے کا سوچا۔ ویسے بھی ابو بہت دن سے اسے ملنے کے لیے بلارہے تھے۔ اس  
نے دونوں بچوں کو لیا اور ان سے ملنے آگئی۔

"میرے بیٹے، میرے بچے۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارحم تو سب سے زیادہ نانا کا سگا تھا۔ سب سے زیادہ لاڈوہ ان سے ہی اٹھواتا تھا۔ اب بھی انکی گود میں چڑھا الف تا یاساری الف لیلہ سنانے میں مصروف تھا۔

اسی شام شائلہ بھابی نے اس سے کہا تھا

"تمہارا کچھ سامان تھا علیینہ۔ سارا یونہی جوں کا توں ڈبوں میں بند پڑا ہے۔ اب آئی ہو تو اسے بھی چھانٹی کر جاؤ۔ عید کے بعد آصف پینٹ کروانے کا سوچ رہے ہیں"

سٹور میں رکھے ان ڈبوں میں اسکا سامان نہیں، یادیں بھری ہوئی تھیں۔ وہ اس گھر سے چلی گئی تھی پر انہوں نے اسے نہیں نکالا تھا۔

اسکے کپڑے، جوتے، کتابیں، جیولری، چھوٹی چھوٹی چیزیں۔ وہ سٹور کے فرش پہ خاموش بیٹھی ایک ایک چیز کو ہاتھ میں لیتی، ایک ایک لمس محسوس کرتی رہی تھی۔

"ہائے علیینہ تو کیا سے کیا ہو گئی"

آرمی سے متعلقہ پمفلٹ، پوسٹرز، کتابیں، رسائل۔ وہ سب جسے کبھی اس نے محبوب رکھا تھا۔ وہ سب جس نے ایک عرصے سے اپنا دیوانہ کیئے رکھا تھا۔ اس نے بس انسانوں کے ساتھ بیوفائی نہیں کی تھی، اس نے اپنے فیصلوں سے بس دل نہیں توڑے تھے۔ ان خوابوں کی کرچیوں کو اس نے واپس ڈبوں میں بھر دیا تھا۔ بس انہیں دیکھتے رہنا کا، خود کو زخمی کرتے رہنے کا کیا مطلب۔۔۔۔۔

انہی ڈبوں میں سے ایک ڈبے میں اسے وہ تحائف ملے تھے۔ وہ جنکے بارے میں وہ سارا وقت دعا کرتی رہی تھی کہ وہ ان میں سے کسی ڈبے میں ناہوں پر دعائیں مقبول نہیں ہو سکی تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

"تم کیوں اداس ہوتی ہو؟ علیہ تم اداسی اوڑھتی ہو تو ساری کائنات کا دل سیاہ پہننے کو کرنے لگتا ہے۔ سنو علیہ! تم ہنستی اچھی لگتی ہو، اچھی تو تم اداس بھی لگتی ہو پر تم اداس اچھی نہیں لگتی ہو۔"

تم کیا سوچتے ہو نئی محبتیں پرانی محبتوں کو قتل کر دیتی ہیں؟؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے کوئی دل میں آسے تو پہلے سے بس اس بستی والوں سے بستی خالی کروا لیتا ہے؟؟؟ نہیں، ایسے نہیں ہوتا۔۔۔ وہاں نعمان انصاری تھا، پورے حق سے تھا پر وہاں وہ بھی تھا۔ وہ جو کبھی وہاں نعمان انصاری کی طرح ہی پورے حق سے رہتا تھا۔ وہ خاموش بیٹھی ان چیزوں کو دیکھتی رہی۔ یہ نہیں تھا کہ وہ اسکی ذات پہ جمی سالوں پرانی برف پگھلا رہی تھیں، یہ تھا کہ وہ اسے پوچھ رہی تھیں کہ پگھل جائیں؟؟؟

وہ ڈبہ بھر کر اس نے چھت پہ پہنچا دیا تھا۔ کپڑے جوتے شاملہ بھا بھی کو کہہ کر کسی کسی کو بانٹ دیئے تھے۔ اب بس وہ ڈبہ رہ گیا تھا۔

وہ انہیں نہیں رکھنا چاہتی تھی لیکن اسے وہ بھی نہیں دے سکتی تھی جسے وہ کبھی اپنا محبوب دے چکی تھی۔ وہ سب تو علیہ رؤوف کا تھا، عالیہ کی ملکیت وہ ہر گز نہیں تھا۔

"ہم انہیں کیوں جلا رہے ہیں ماما؟"

منام نے ماں سے پوچھا تھا۔

"جل کر راکھ ہو جائیں گی تو یہ ساری چیزیں خاک ہو جائیں گی۔ جو چیزیں خاک ہو جائیں، وہ پھر بھول ہی جایا کرتی ہیں"

-----



## Posted On Kitab Nagri

وہ تینوں شام کے وقت ڈسپنسری کے صحن میں کرسیوں پہ موجود تھے۔ امان کو انہوں نے افطار کے لیے روک لیا تھا۔

"ڈونٹ وری یار کل اتوار ہی ہے۔ میں ایمن کو کہہ دوں گا ستارہ کے پاس چلی جائے گی"

وہ بادل ناخو استہ مان گیا تھا

"چلو ٹھیک ہے لیکن میں علی الصبح نکل جاؤں گا، میں نہیں چاہتا وہ جب مجھے پکارے تو میں اسکے پاس ناہوں"

عثمان مسکرایا

"سمجھدار ہو گیا ہے"

"میں شروع سے ہی سمجھدار ہوں"

عثمان نے ہنس کر حسن کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"اسکی سمجھداری کو کیا ہوا ہے آج کل؟ کچھ بونگا سا نہیں ہو گیا یہ؟؟؟"

"کچھ بونگا سا؟؟؟؟؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

امان نے مصنوعی حیرانی سے پوچھا۔

"یہ تو سرتاپا بونگے پہن کا چولہ پہن چکا ہے۔ آج کا ہی قصہ ہے، جناب نے ملیریا کو کنفرم کرنے کے لیے پیشینٹ

کو کیا ٹیسٹ لکھ کر دیا بھلا؟؟؟ چیسٹ ایکس رے۔۔۔ وہ تو بھلا ہو میرا کہ میں لیب میں تھا تب۔ میں جب سرکار

کے پاس پہنچا تو یہ بلڈ پریشر کے مریض کو بلڈ کلچر ریکمنڈ کر چکے تھے"

حسن نے منہ بنایا اور اس پہ ہاتھ کے اشارے سے لعنت بھیجی تھی۔ جواباً امان نے اسے منہ چڑایا اور عثمان کی

طرف مڑا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اور سر مجھے تو یہ بھی پتہ ہے کہ اس بونگے پن کی بیماری کی وجہ کیا ہے۔"

"کیا ہے؟؟؟؟"

وہ ڈرامائی انداز میں اسے ہی دیکھ کر بولا

"بی ٹی ایس"

عثمان نے پہلے اسے دیکھا پھر حسن کو

"ناکر"

"نامان، میں ناں بڑا پہنچا ہوا ڈاکٹر ہوں۔ یوں یوں (چٹکی بجائی) تشخیص تک پہنچ جاتا ہوں۔ یہ مریض بھی

ڈانگناس کر چکا تیرا بھائی۔۔۔۔۔ اسے اُس سے محبت ہو گئی ہے"

عثمان نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا

"اور یہ تجھے کیسے پتہ؟؟؟؟"

امان مسکرا دیا تھا

"میں نے یہ سب پہلے بھی دیکھا ہے پیارے۔ میں نے کیا ہم سب نے دیکھا ہے۔ کالج میں پہلے دن سے آخری

دن تک ہم سب نے تجھے دیکھا ہے۔ اب اسے دیکھتا ہوں تو مجھے وہ والا تو یاد آ جاتا ہے"

وہ زرار کا تھا۔

"جب ایمن رحیم تیرے وجود کا مرکزہ بن گئی تھی، تب تو بھی یوں ہی اس کے گرد مدار میں گھومتا رہتا تھا۔ تو نے آج

پہلی بار کسی کو کسی کے لیے یوں دیکھا ہے، ہم نے تجھے سالوں ایسے دیکھا ہے۔ یاد ہے ناں تجھے۔۔۔۔"

وہ چپ رہ گیا۔ امان مسلسل مسکرا رہا تھا۔

"کیا ہوا، ہنس کیوں رہے ہو؟؟؟؟؟"

عثمان اسے دیکھتا رہ گیا۔

"یہ سچی کہانی ہے حسن؟؟؟؟؟"

وہ بہت دیر خاموش بیٹھا انہیں دیکھتا رہا، پھر نیلے آسمان کو گھورتا رہا، پھر سر جھکا کر فرش کو تکتا رہا۔

"کہانی ہے یا کوئی قصہ، سچ یا جھوٹ، مجھے نہیں پتہ۔ ہاں یہ پتہ ہے کہ وہ سچی کہانی ہے۔ سانس لیتی کہانی۔ اسے میں نے لفظ لفظ پڑھا ہے اور جانے کب وہ مجھے حرف حرف یاد ہو گئی ہے۔ عثمان۔۔۔۔ یار میں اسے دیکھوں یا نہیں، میں اسے ہی دیکھتا رہتا ہوں۔ میں یہاں ہوں اور وہ ہو، تب تو وہ ہے ہی، میں یہاں ہوں اور وہ ناہو، وہ تب بھی ہوتی ہے۔ یہیں، یہیں کہیں۔۔۔۔ میں، میں اب کیسے کہوں۔۔۔۔ وہ کہانی ہے یا کوئی قصہ، سچ ہے یا جھوٹ، مجھے نہیں پتہ۔ ہاں یہ پتہ ہے کہ میری کہانی میں اسکا کردار مرکزی بن چکا ہے۔ میرے قصے میں وہ شامل ہوئی ہے تو یہ سچا قصہ بن چکا ہے۔"

وہ بولتا چلا گیا تھا۔

"محبت ہے کہ نہیں مجھے نہیں پتہ لیکن وہ میرے لیے ایمن رحیم بنتی جا رہی ہے اور میں اسکا عثمان انصاری بنتا جا رہا ہوں"

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں خاموش بیٹھے اسے ہی دیکھے جارہے تھے۔

اسکا وارڈ ٹیسٹ ہو چکا تھا۔

کالج میں آفیشلی تو چھٹیاں چار دن بعد ہونی تھیں لیکن اس کے بیچ نے پہلے ہی کمپرو کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"گاؤں جائیں گے، سچی؟؟؟"

وہ بچی بہت زیادہ ایکسائٹڈ تھی۔ اس سے زیادہ خوش فقیراں تھیں۔ عرصے سے وہ گاؤں اور گاؤں والوں کو یاد کر رہی تھیں۔

"عید وہیں کریں گے، ویسے بھی یہاں سارا دن اکیلے گزرتا ہے۔ کوئی آتا نا جاتا یہاں۔ وہاں اپنی سہیلیوں سے مل لینا۔"

اس نے ان سب کے لئے وہ فیصلہ لیا تھا اور اپنے دل کو مار لیا تھا۔ چک جانا اسکے لئے بالکل بھی آسان نہیں رہا تھا۔ وہ گھر، وہ جگہ جہاں اس نے باپ کو کھو دیا تھا۔ وہ سب اسے کسی ظالم کے نام سے یاد رکھے ہوئے تھے، وہاں جانا اسکے لئے آسان نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

گھر اس نے فروخت کر دیا تھا لیکن وہ ابھی تک خالی تھا۔ جنہوں نے اسے خریدا تھا وہ بھی شہر جا چکے تھے۔ وہ دین محمد کے اچھے جاننے والے تھے تو انہیں وہاں رہنے کے لئے اجازت درکار ہی نہیں تھی۔ تو وہ گھر انکا نا ہوتے ہوئے بھی انکا ہی تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اس شام ایمن کلینک سے نکلی تو وہ نرس اسکی طرف آئی تھی۔ اسکے کسی جاننے والی مریضہ کو کچھ بات کرنی تھی۔ اس سے فارغ ہو کر وہ باہر نکلی تو وارڈ کے باہر بیچ پیہ اس نے آسیہ کی ساس کو اونگھتے دیکھا تھا۔ اس نے کچھ لمحے کھڑے ہو کر کچھ سوچا اور پھر واپس وارڈ میں آگئی۔

آسیہ خاموشی سے چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔ ایمن وہیں اسکے پاس بیچ پی بیٹھ گئی تھی۔  
"کیسی ہو تم؟؟؟؟؟"

وہ جواباً کچھ نہیں بولی تھی۔

"تمہارا نام سر جری کے لیئے لسٹ میں ڈال دیا ہے۔ بے بی ابھی امیجیور ہے لیکن ہمیں ڈر ہے اگر ابھی ڈلیور نہیں ہوا تو تم دونوں کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے"

وہ ابھی بھی خاموش لیٹی رہی تھی۔ ایمن نے ہولے سے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"مجھے پتہ ہے یہ اذیت جھیلنا کیسا لگتا ہے۔ میں تمہارا کرب محسوس کر سکتی ہوں آسیہ۔ میں نے یہ سب سہا ہے

اور میرا یقین کرو میں اب تک سہہ رہی ہوں"

اپنے زخم پہ سے ماضی کا پردہ ہٹا کر اس نے خود کو اسکے برہنہ کر ڈالا تھا۔ وہ ساعتیں جنہیں وہ ساری زندگی میں

ایک پل کے لیئے بھی دوبارہ یاد نہیں کرنا چاہتی تھی، وہ اسے لفظ لفظ سنانے لگی تھی۔

"اس نے کہا تھا مجھے تو ڈر دے گا، میں ٹوٹ گئی تو وہ خود جڑا رہ گیا کیا؟ کوئی کسی کو مٹانے کا ارادہ باندھتا ہے تو خدا

اسی لمحے سے اسکے مٹ جانے کے اسباب پیدا کرنے لگتا ہے۔"

آسیہ کے ٹھنڈے وجود میں جنبش اتر آئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"بس ایک بات یاد رکھنا۔ تم کمزور ہو لیکن بہادر ہو۔ اپنی کمزوری کو اپنی بزدلی مت بناؤ۔ میں نے تب لب سی لئیے تھے لیکن تمہیں آج سب کہہ دینے کا مشورہ دوں گی۔ مجرم کو اس کے جرم کے پیچھے مت چھپاؤ۔" ایمن نے اسکی آنکھیں چھلکتی دیکھی تھیں۔

"وہ۔۔۔۔ مجھے مار دے گا۔ اس نے مجھے کہا کہ خبردار جو کسی سے کچھ کہا۔۔۔۔ وہ مجھے اور میرے بچے کو مار دے گا۔۔۔۔"

ایمن نے آہٹ پہ مڑ کر دیکھا۔ اسکی ساس کھڑی کرے تیوروں سے انہیں گھور رہی تھی۔  
"مجھے بچالیں باجی۔۔۔۔"

اس نے آگے بڑھ کر ایمن کی گرفت سے اسکا بازو چھڑوانا چاہا تھا۔ ایمن نے ساری طاقت جمع کر کے اسے پکڑے رکھا تھا۔

"یہ سب، سب ملے ہوئے ہیں۔ مجھے بچالیں"

"نی آسیہ چپ۔۔۔۔ چپ۔۔۔۔ ایک لفظ ہو نہیں۔۔۔۔"  
اس نے آگے بڑھ کر اسکا منہ دبانے کی کوشش کی تھی۔  
www.kitabnagri.com

سب ویسے کا ویسے تھا۔

نیلا آسمان جو دور حد نظر تک پھیلا ہوا تھا۔ کھیت ہی کھیت جنگا کوئی آخری کنارہ نہیں تھا۔ اونچے اونچے درخت جنگلی ڈالیوں میں ہوامستیاں کرتی تھی۔ پانی کے شفاف کھالے جن میں پانی آرام کرتا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

سب وہیں کا وہیں تھا۔ وہ عائشہ دین محمد تھی جو کچھ کی کچھ ہو گئی تھی۔ وہ سب کچھ، کچھ کا کچھ ہو کر بھی وہیں وہی سب کچھ تھا۔

اماں اپنی کسی سہیلی کے گھر گئی تھیں۔ اس نے عائشہ کی انگلی پکڑی اور چہل قدمی کے لئے کھیتوں کی طرف نکل آئی تھی۔

"ہم ہمیشہ یہیں نہیں رہ سکتے؟؟؟؟؟"

عائشہ کی تو خوشی دیدنی تھی۔ وہ پھول توڑ توڑ دامن بھر چکی تھی۔ مٹی کے گھر وندے بنا بنا کر تھکتی نہیں تھی۔ ٹیوب ویل کے پانی کو مٹھیوں میں بھر بھر کر ہنستی تھی۔

اسے وہ سب یاد تھا جب وہ باپ کے ساتھ کھیتوں پہ آتی تھی۔ وہ یہی سب تو کرتی تھی۔ دین محمد اسکے پیچھے ہانپ جاتا اور وہ خود کو چھڑوا چھڑوا کر بھاگتی تھی۔

وہیں ٹیوب ویل کے پاس وہ ماں بیٹیاں کھیت کی نرم مٹی سے گھر بنانے میں مصروف تھیں جب عائشہ نے اسے دیکھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نعمان۔۔۔۔۔"

وہ شاید انہیں پہلے دیکھ چکا تھا تبھی انکی طرف ہی آرہا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر اس گزرے وقت کو دیکھ رہی تھی جس میں وہ بھی شامل رہا تھا۔ وہ ہمیشہ یہ مانتی آئی تھی کہ نعمان انصاری جیسا انسان اسے پھر کبھی نہیں ملا تھا۔ ویسا شاید کوئی تھا ہی نہیں۔

"پہلے دیکھا تو میں سمجھا میرے ذہن کا فتور ہے۔ پھر میں نے آنکھیں رگڑیں عائشہ اور پھر دیکھا۔ پھر دیکھا اور یقین تب بھی نہیں آیا، سوچا گمان ہی ہو۔ گمان ہی ہو کیا؟؟؟؟؟ کوئی یاد ہو؟؟؟؟؟"

## Posted On Kitab Nagri

وہ مسکرا دی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

"یاد ہوں تمہیں میں؟؟؟"

"اور یہی میں پوچھنے والا تھا"

## Posted On Kitab Nagri

ننھی عائشہ اچھنبے سے اسے دیکھ رہی تھی۔ نعمان آگے بڑھ کر اسکے پاس مٹی میں دوزانو ہو بیٹھا تھا  
"کھینے کے لیے مٹی سے بڑھ کر بھی اچھی چیز ہے بھلا؟؟؟؟"

اس نے ہولے سے اسکی ناک کی پھنگ کو چھوا جس پہ مٹی لگ چکی تھی۔ عائشہ ہنوز کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔  
نعمان نے بیٹھے بیٹھے سراٹھا کر اسے دیکھا

"ہمارے پاس کرنے کو جو باتیں ہیں انکے لیے تو وقت ہمیشہ کم پڑ جائے گا نا؟؟؟؟"

"میرے پاس تو بتانے کو کچھ بھی نہیں ہے نعمان۔ میری زندگی اور پھر موت کی خبر اور دوبارہ کی زندگی۔ ساری  
باتیں تو سبھی کو پتہ ہیں۔"

نعمان کو لگا اسکی پشت پہ سر سراہٹ سی ہوئی ہے۔ اس نے اسے وہم جانا تھا۔ لیکن وہ آہٹ مٹی میں تھی۔ وہاں  
کوئی تو تھا۔ اس نے ہولے سے گردن موڑی۔ گھنے درختوں کی سبزیوں میں سیاہیاں سی تھیں۔ دو آنکھیں جو  
نقاب میں بھی عیاں تھیں۔

"عائشہ۔۔۔۔۔"

اسکا دل بری طرح دھڑکا تھا۔ عائشہ نے گھبرا کر دیکھا۔ وہ نقاب پوش نشانہ لگا چکا تھا۔

"عائشہ۔۔۔۔۔"

لمحے کے ہزارویں حصے میں ننھی عائشہ کو سینے سے لگا کر وہ عائشہ دین محمد کے سامنے ڈھال بن چکا تھا۔  
----- پھر ملیں گے کبھی

دو دن پہلے:

## Posted On Kitab Nagri

ایمن نے دونوں آنکھیں موند کر زیر لب دعا کی تھی۔ پورے صدقِ دل سے کہ وہ آنکھیں کھولے تو کوئی معجزہ اسکا منتظر ہو۔ دھڑکتے دل اور پر امید آنکھوں سے اس نے پریگنسی سٹرپ پہ نظر ڈالی تھی۔ وہاں ہنوز ایک ہی لکیر موجود تھی۔

یکدم اسکے سارے وجود نے تھکان کا لبادہ اوڑھ لیا تھا۔ وہ کئی لمحوں تک اس جگہ بیٹھی رہ گئی تھی۔ سالوں پہلے اسکا جو نقصان ہو چکا تھا، وہ خسارہ آج بھی وہیں تھا۔ وقت نے اسکے نقصان کی کوئی بھرپائی، کوئی تلافی نہیں کی تھی۔

وہ کمرے میں واپس آئی تو عثمان بیڈ پہ کتاب لیئے لیٹا تھا۔ آہٹ پہ چونک کر اسے دیکھا اور اسکے چہرے پہ نظر ڈالتے ہی اس ٹیسٹ کا نتیجہ جان گیا تھا۔  
"ایمن۔ تم ٹھیک ہو؟"

بنا جواب دیئے، بنا اسے دیکھے، وہ سٹرپ ڈسٹ بن میں اچھال کر وہ بیڈ پہ بکھرے کپڑے سمیٹنے لگی تھی۔  
"ایمن۔۔۔۔۔"

سنا اس نے اب بھی نہیں تھا۔ سنا تھا بھی تو اسے دیکھا اب بھی نہیں تھا۔  
"ایمن۔۔۔۔۔"

اب وہ سنگھار میز پہ بکھری چیزیں درست کر رہی تھی۔ وہ اسے دیکھتا رہ گیا  
"تو تم نے طے کر لیا ہے کہ آج بھی مڑ کر مجھے نہیں دیکھو گی؟؟؟؟ میں وہاں ہوں یا نہیں، تمہیں پکار رہا ہوں یا نہیں، تم بس وقت کی دہلیز پار کر جاؤ گی؟؟؟؟؟"

## Posted On Kitab Nagri

وہ شکوہ نہیں تھا۔ ایمن تھک کر وہیں سنگھار میز کے سٹول پہ بیٹھی تھی۔ وہ بیڈ سے اتر اور اسکے پاس فرش پہ آ بیٹھا۔ دونوں کہنیاں موڑے، اسکی گود میں ہاتھ رکھے، ہاتھوں پہ چہرہ لگائے اسے بغور دیکھتا ہوا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"وہ زمین جو کسی کو پھل نادے سکے، جسکے اختیار میں جنم دینا نا ہو، اسے بخر ہی کہتے ہیں ناں؟؟؟؟"

عثمان کو تکلیف ہوئی تھی۔

اس لفظ نے اسکے دل پہ وار کیا تھا

"تو تم نے طے کر لیا ہے کہ میرے دل کے ٹکڑے ہی کیئے رکھو گی؟؟؟؟؟"

"کرچیوں میں تو میں بکھری ہوئی ہوں عثمان۔ ریزہ ریزہ۔۔۔"

"تو میرا ساتھ بھی تمہیں سمیٹ نہیں سکا؟؟؟؟"

وہ شکوہ اب بھی نہیں تھا۔ عثمان نے گردن موڑی اور اسکی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا

"میں کافی نہیں ہوں ایمن؟؟؟؟؟"

ایمن کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔ آنسو عثمان کا چہرہ بھگونے لگے تھے۔

"وہ کہتے ہیں جس سے محبت کرو تو اسکی خوبیوں خامیوں سمیت کرو۔ میں یہ نہیں مانتا۔ تم جس سے محبت کرتے

ہو اس میں کوئی خامی ڈھونڈ بھی کیسے سکتے ہو؟ محبوب میں کوئی خامی تلاشنا بھی محبت کی توہین ہے ایمن۔ تم بتاؤ،

انسان بس یہی ہے کیا، خوبیوں خامیوں کا مجموعہ؟ کچھ کمیاں اور چند خوبیاں؟ یہی ہو بس تم؟ بس یہی ہوں میں

؟؟؟؟؟؟؟؟

وہ خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی۔ یا پھریوں کہوں کہ آنسو خاموشی سے بہتے جا رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"تو اور کیا ہوں میں؟؟؟؟؟"

"ایمن رحیم ہو تم۔۔۔ میری ایمن رحیم ہو۔۔۔ تمہیں خدا نے بھیجا ہے میرے پاس تو سمجھو اسکا انعام ہو۔۔۔ اس سے تمہیں مانگا ہے تو عطا کی گئی ہو، تو میرے لئے تو خیر ہو تم۔۔۔ اور کیا ہونا چاہتی ہو؟ میری محبوب ہو تو کہو کچھ نہیں ہو؟؟؟؟؟ کیسے نہیں ہو۔۔۔ میری محبت ہو۔۔۔ میری محبت جو کوئی ترازو نہیں ہے جس میں تمہیں تولوں اور ہلکا کہہ کر وجہ بتاؤں۔ میری محبت تم ہو، تم ایمن۔ تم، جو تم آج ہونا کہہ جو تم تھیں، جو تم ہو سکتی تھیں، جو تمہیں ہونا چاہیے یا جو تم ہو گی۔ نہیں۔۔۔ صرف تم ایمن۔۔۔ آج ابھی کی ایمن۔۔۔" اس نے واپس اس کے گھٹنوں پہ سر ٹکا دیا تھا۔

نعمان کو گاؤں گئے ہفتہ ہونے کو آیا تھا اس اتوار یا پیر کو اسکی واپسی متوقع تھی۔ علیہ بھی میکے سے واپس آچکی تھی۔

جمعہ کی رات عثمان تراویح کے لئے نکلنے کو تھا جب پانی کی بوتل لینے باورچی خانے میں آیا تھا۔ وہاں ایمن اور علیہ برتن دھونے میں مصروف تھیں۔ عثمان نے دیکھا اسکا چہرہ ابھی تک اترا ہوا تھا۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن پھر خاموش رہا۔ کوئی کسی کو کتنی بھی نصیحتیں کر لے، جتنا بھی مرحم رکھے، جب تک کوئی اپنا مسیحا خود نہیں بنتا، زخم نہیں بھرتے ہیں۔

"عثمان بھائی"

علیہ نے کچھ یاد آنے پہ اسے پکارا تھا۔

"آپ کل ویک اینڈ پہ گاؤں جائیں گے؟؟؟"



## Posted On Kitab Nagri

"جی بھابی"

"نعمان کو واپسی میں پھر ساتھ ہی لے آنا"

"انہوں نے آنا ہے اس ہفتے واپس؟؟؟"

علینہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"چلیں ٹھیک ہے"

وہ واپس مڑنے کو تھا جب کچھ سوچ کر پلٹا

"آپ ایسا کیوں نہیں کرتیں کہ میرے ساتھ ہی گاؤں چلیں۔ بچوں کو بھی لے چلتے ہیں، نعمان بھائی کو سر پر اتر

دیں گے اور آؤٹنگ بھی ہو جائے گی۔ ایمن۔۔۔ کیا خیال ہے؟ چلو گی ساتھ؟؟؟"

علینہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

"فیملی ٹور بن جائے گا۔ سب اکٹھے سفر کریں گے، ساتھ ہی واپس۔ اچھا رہے گا مزہ آئے گا"

"کیا خیال ہے ایمن؟"

علینہ نے اسے دیکھا۔ وہ اپنے گیلے ہاتھ خشک کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے بھابی۔ میں بھی ڈسپنری کو کچھ وقت دیدوں گی اس بہانے، بہت وقت سے نعمان بھائی کو ٹال رہی

ہوں"

تویوں وہ پروگرام بن گیا تھا۔ وہ سب جو بظاہر عثمان انصاری کی منصوبہ بندی تھی لیکن درحقیقت وقت اور مقدر

کے اس کھیل کی ایک چال تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

عائشہ دین محمد کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر دھندلا سا گیا تھا۔ سانس گویا سینے میں اٹک کر رہ گئی تھی۔ آواز بھی وہیں کہیں دم توڑ گئی تھی۔ ویسے ہی جیسے لفظ لبوں سے سر ٹکرا کر رہ گئے تھے۔

"نعمان۔۔۔۔"

"ارسل۔۔۔۔"

وہ نام گڈ مڈ ہوگئے، وہ چہرے کچھ کے کچھ ہوگئے اور وقت شام کو اس رات میں لے گیا جہاں وہ سب پہلے بھی ہوا تھا۔ ویسے ہی بارود کی کیسلی باس، خون، موت کی سی سردی اور آگ۔ تتلی کے ست رنگی پر جیسے نازک خواب دیکھنے والی اس سبز آنکھوں والی لڑکی کے مقدر میں وہ بند و قیں، گولیاں، خون اور آگ جانے کب لکھ دی گئی تھی۔

"نعمان۔۔۔۔"

وہ اسکی پشت سے بہتے لہو کو اپنی پوروں پہ محسوس کر سکتی تھی۔ وہ ٹھنڈا پڑتا جا رہا تھا۔ تبھی اس کے سینے سے لگی ننھی عائشہ رونے لگی تھی۔

عائشہ کا سکتہ ٹوٹا تھا۔

www.kitabnagri.com

اس نے دوڑتے قدموں کی دھمک محسوس کی تھی۔ اس نے وہ لوگوں کی اونچی آوازیں سنی تھیں۔ اس نے وہ سیاہ نقاب پوش انکی گرفت میں دیکھا تھا۔

تو وہ سر پرانز تھا؟؟؟

اپنی تئیں وہ خاندان اسے سر پرانز دینے آیا تھا، آگے ان کے لیے اس سے بڑا سر پرانز موجود تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

علینہ تو دوسرا قدم اٹھانا بھول گئی تھی۔ ڈسپنسری کے صحن تک اسے لوگ گود میں بھر کر لائے تھے۔ یہاں سے وہاں بس خون ہی خون تھا۔ وہ تو چوکھٹ تھا مے کھڑی رہ گئی۔ وہ شخص تو سوتے ہوئے بھی ایسے خاموش نہیں رہتا تھا، اسکی تو بند آنکھیں بھی باتیں کرتی تھیں پھر اب ایسا جامد سناٹا۔۔۔۔۔

اسکا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔

"جلدی کرو۔۔۔ کوئی ڈاکٹر ہے۔۔۔ اندر لے چلو اسے۔۔۔"

وہاں وہ ڈاکٹر تھا جو آج تک خوابوں میں خود کو قاتل کے روپ میں دیکھتا تھا۔ وہ جسکے ہاتھوں میں ریشہ اتر آیا تھا۔ وہ جو اسے پہلے بھی اس حال میں دیکھ چکا تھا اور تب سے آج تک اپنے سے پہلے اسکے لیئے سلامتی، اسکے لیئے زندگی مانگتا آیا تھا۔

اور وہاں وہ دو بچے تھے جو وہاں سے ہٹنے کو تیار نہیں تھے۔ چھوٹا والا تو اس ہجوم کے ساتھ اندر تک گیا تھا۔ حسن نے اسے گود میں بھرا اور باہر لایا

"جاؤ باہر چلے جاؤ۔ کھیتوں میں بھاگو دوڑو، پھول چُنو، پھل توڑو۔ پانی بھرے کھالوں میں مستی کرو۔ جاؤ کھیلو، ہنسو اور رنگ دیکھو، خون دیکھنے کے لیئے ابھی ایک عمر پڑی ہے بچے"

www.kitabnagri.com

"میرے بابا۔۔۔۔۔"

اس نے اسکی پیشانی پہ مضبوطی سے چوما تھا۔

"تمہارا باپ یہاں موجود ہر انسان کا سگا ہے بچے۔ یہاں موجود ہر شخص اسکے لیئے اپنی زندگی ہاتھ میں لیئے، قربان ہونے کو تیار ہے۔ وہ خود کو دان کر دیں گے پر اسکے لیئے ہر آخری حد تک جائیں گے۔ جاؤ، وہ اسے اتنی آسانی سے جانے نہیں دیں گے"

## Posted On Kitab Nagri

وہیں بیچ پہ ماں سے لپٹی ہوئی، تھر تھر کانپتی اس سب آنکھوں والی ننھی گڑیا کا ہاتھ اس مسیحا کے بڑے بیٹے نے تھاما تھا۔

"تمہیں پتہ ہے ادا اس نہیں ہوتے ہیں، مایوس نہیں ہوتے ہیں۔ جانتی ہو کیوں؟"

ہاں وہ جانتا تھا۔ اسے اسکے بابا نے اسے سکھایا تھا۔ اسے پتہ تھا جو تکلیف اسکے باپ پہ آج آئی ہے، اسکے لیے مر حم بہت پہلے بھیجا جا چکا ہو گا۔

عائشہ نے اسے پہلی نظر میں پہچان لیا تھا۔ وہ جب اپنے خواب کی طرف بلندی کا سفر کر رہی تھی تو اس سفر میں اسے چند ہی لوگ اپنے خیر خواہ ملے تھے اور ان میں سے ایک وہ لڑکی بھی تھی۔ تبھی تو وہ پہلی نظر میں اسے پہچان چکی تھی۔ وہ چہرہ دیکھتے ہی اسے وہ نصیحت یاد آئی تھی جو اس نے جاتے ہوئے اسے مشورے کی صورت میں دی تھی۔

تو کیا وہ مگر مجھ تھے جنہیں وہ تب اپنا دشمن بنا چکی تھی جب سمندر فتح کرنے نکلی تھی؟؟؟؟؟  
وہ مگر مجھ ہی تھا۔ مگر مجھ کا بیٹا۔

www.kitabnagri.com

"رندھا واکا بیٹا۔ رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا ہے اسے، ہتھیار کے ساتھ۔"

وہ اسے اسکے منہ پہ گالیاں نکالتا رہا تھا

"قاتل ہے تو، میرے باپ کی قاتل۔ تو نے اسے برباد کر دیا، تو نے سارا کچھ ختم کر دیا۔ تو قاتل ہے حرافہ۔۔۔"

تو قاتل ہے۔۔۔۔۔"

وہ خاموش بیٹھی اسے دیکھتی رہ گئی، اسکے کوسنے، اسکی بد دعائیں سنتی رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

تم جانتے ہو یہ سب کیسے کام کرتا ہے۔ دشمنی کا یہ کھیل ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔ ایک مرحلے میں تم فاتح، اگلے ہی پل منہ کے بل گرتے ہو۔ پہلے رندھاوا جیتتا رہا، پھر عائشہ نے اسے مات دیدی۔ اگلی بازی اس نے کھیلی اور فہد کے ساتھ مل کر اسے تباہ کر دیا۔ فہد نے جرم قبول کیا اور اسکا نام بھی اگل دیا۔ پولیس کے پہنچنے سے پہلے وہ خودکشی کر چکا تھا۔ وہ پرچہ بیٹے کے لیے چھوڑا۔ سمجھو وصیت تھی اور وراثت میں اسے دی وہ دشمنی۔

"میرے باپ کا بدلہ لیکر رہوں گا تجھ سے۔ وہ مر گیا ہے تو تجھے بھی قبر میں اتاروں گا۔ تو اور تیری یہ گندی اولاد۔ تو دیکھنا، تو دیکھنا زرا۔۔۔۔۔"

اچھے بیٹے باپ کے سارے قرض اتارتے ہیں۔

اب جب وہ گولی نعمان انصاری پہ چلائی ہی نہیں گئی تھی تو اسکا کچھ بگاڑ کیسے سکتی تھی۔ اس پہ اسکا نام تو لکھا ہی نہیں تھا۔ وہاں موت کا فرشتہ تو بھیجا ہی نہیں گیا تھا۔ تو بازو سے گز گئی، پیٹ کو چھو کر نکل گئی۔ بروقت طبی امداد اور زندگی بچ گئی۔ وہ سارے حیلے جو اس نے دوسروں کی زندگیاں بچانے کے لیے کر رکھے تھے، وہ سارے اسباب اس کے اپنے کام آگئے۔ یوں کہو کہ اسکی نیکی اس کے اپنے کام آگئی۔

اس نے آنکھ کھولی تو وہ جانا پہچانا منظر تھا۔

وہ ٹیبل پہ تھا۔ نالیوں، تاروں کے درمیان۔ اور اسکا مسیحا اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے پاس ہی موجود تھا۔

"تت۔۔۔۔۔ تیرے کتنے احسان اتاروں گا عثمان؟؟؟"

وہ خون سے سنہاٹے سے آنکھیں رگڑتا اسے دیکھ رہا تھا۔

"اور جو مجھ پہ قرض ہیں بھائی وہ کیا ہوئے؟؟؟"

## Posted On Kitab Nagri

نعمان ہولے سے مسکرا دیا

"چل یوں کر لیتے ہیں۔ زندگی کے بدلے زندگی۔ اب تو برابر ہو گیا ناں؟؟؟؟؟"

عثمان نے آنسوؤں کو حلق میں اتارا اور اسے بغور دیکھا

"اور وہ قتل کیا ہوا؟؟؟؟؟ وہ بے وجہ کا جرم اپنے سر لیا، اسکا کیا؟؟؟؟؟ وہ سال برباد ہوئے، اسکا کیا؟؟؟؟؟ گھر ماں

باپ سے دوری، اسکا کیا؟؟؟؟؟ اور وہ جو خواب ادھورا رہ گیا، اسکا کیا؟؟؟؟؟"

نعمان نے آہستگی سے اسکے گال پہ بہتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔

"اور وہ بھائی ہونا کیا ہوا؟ محبت میں جو کچھ کیا اگر وہ احسان ہے تو پھر محبت کا کیا ہوا؟؟؟ خون ایک ہوتے ہوئے

بھی خون نہیں تڑپا، تو یہ لال سا کیا ہوا؟؟؟ اور چھوٹے بھائی، پھر دل کا کیا ہوا؟؟؟؟؟"

عثمان سر اس کے سینے پہ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا۔

"آئینہ کبھی مجھ سے دور جانے کی کوشش نہیں کیجئے گا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آئینہ کبھی مجھ سے دور جانے کی کوشش نہیں کیجئے گا۔"

علینہ اس کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔ اس کے ساتھ وہ ہمیشہ مسکرا نا ہی چاہتی تھی۔ آنسو ہوتے ہوں گے حسین

شے، ہوتے ہوں گے خوبصورت پر اس وقت نہیں۔

"مجھے اپنی پیری اپنے شوہر کے ساتھ کاٹنی ہے۔ مجھے آپ کے ساتھ بوڑھا ہونا ہے نعمان"

اس نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ جکڑ رکھا تھا

"میرا حصہ نعمان ہمیشہ مجھے ہی چاہیئے۔ اور میرا حصہ پورا نعمان انصاری ہے، جیتا جاگتا، سانس لیتا ہوا۔۔۔"



## Posted On Kitab Nagri

"لو دیکھو، جینے لگا ہوں، دیکھو۔۔ سانس بھی چل رہی ہے اور دل۔۔۔ سنو علینہ۔۔۔ تمہارا نام ہے ناں؟؟؟؟"

دونوں لڑکے باپ کے کندھے سے لگے ہوئے تھے۔

اس شام عائشہ اپنی ماں اور بیٹی کے ساتھ اسکا پتہ کرنے آئی تھی۔ وہ ننھی سی گڑیا جو دامن بھر کر اسکے لیئے گلابی پھول لائی تھی، اسکے سرہانے ڈھیر کر چکی تھی۔ اسکے لاکھ ناں ناں کرنے کے باوجود سارا وقت فقیراں اسکے پیر دباتی رہی تھی اور وہ شرمندہ ہوتا رہا تھا۔

"میں تم سے کیا کہوں نعمان؟ کیا کہوں ایسا کہ لگے کہ میں تمہاری احسان مند ہوں"

"تم میری احسان مند ہو؟؟؟"

"تو نہیں ہونا چاہیئے؟؟؟؟؟؟؟؟"

"کیوں؟"

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

"ابھی چند دن پہلے کی بات رہنے دیتے ہیں، سالوں پہلے کی بات کرتے ہیں نعمان، وہ سب جو تم نے میرے لیئے

کیا، میرے باپ کے لیئے، میری ماں کے لیئے، اس کے بعد میں احسان مند بھی نہیں ہوں؟؟؟"

نعمان نے اسے بغور دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

"تمہیں یاد ہے بہت سال پہلے میں نے تم سے کہا تھا کہ عورت کی گردن مرد کے سامنے تنی رہنی چاہیے ہے۔  
ادھر وہ جھکی ادھر مرد کے دل میں فتور آیا۔ آج اسے یوں کہتا ہوں کہ ایک انسان کی گردن سامنے والے کے  
سامنے تنی رہنی چاہیے۔ اسکی گردن جھکتے ہی وہ غلام اور سامنے والا خود کو آقا سمجھ بیٹھتا ہے عائشہ۔۔۔۔۔"

وہ زرار کا

"پچھلی ساری باتیں چھوڑو، یہ چند دن پہلے کی بات کر لیتے ہیں عائشہ، میری جگہ تم ہوتیں اور تمہاری جگہ میں اپنی  
اولاد کے ساتھ تو تم کیا کرتیں؟؟؟ وہی سب ناں جو میں نے کیا؟؟؟"  
وہ بولتا چلا گیا

"تم پتھر کی بھی ہوتی ناں عائشہ دین محمد تب بھی تمہاری سرشت میں رکھی گئی انسانیت تمہیں میری اولاد کے  
سامنے ڈھال بنا ہی دیتا۔۔۔۔۔"

وہ ننھی سی گڑیا سبز کانچ جیسی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"تم بہت قیمتی ہو عائشہ دین محمد"

www.kitabnagri.com

"تو یہ ہے وہ؟؟ وہ قیمتی انسان جسکی کہانیاں آپ نے مجھے سنائی تھیں پر نام نہیں بتایا تھا"

اسکی حالت پہلے سے بہت بہتر تھی۔ دونوں بچوں کو عثمان اور ایمن کے ساتھ واپس بھیج کر وہ خود نعمان کے پاس  
ہی رک گئی تھی۔ آج صبح وہ اسے واک کے لئے لیکر نکلی تھی۔ چلتے چلتے رک کر نعمان نے اسے دیکھا۔ آم کے  
اونچے اونچے درختوں کی ڈالیوں سے سورج کی سنہری کرنیں اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

"تم نے کہا تو میں نے وہ کہانی سنائی علیینہ، وہ مدینہ تمہیں تب دکھایا جب تم نے مجھے وہ مقبرہ دکھایا جس کا نام علی تھا"

"ہاں لیکن میں نے دیکھ لیا نعمان کہ اس میں وہ دفن نہیں ہے۔ وہ تمہارے دل کے اونچے کسی درجے پہ رہتا ہے  
براجمان ہے، تمہاری محبت بن کر۔۔۔۔۔"

نعمان اسے دیکھتا رہ گیا

"ہاں صحیح دیکھا ہے تم نے۔ وہ آج بھی میرے دل میں ہے، ہاں ہے۔۔۔۔۔ مجھے اس سے آج بھی محبت ہے، ہاں  
ہے۔۔۔۔۔"

وہ زرار کا

"میں اسے دیکھتا ہوں ناں علیینہ، تو بس اسے دیکھتا ہوں۔ اور میں تمہیں دیکھتا ہوں تو تمہارے ساتھ ماضی اور  
مستقبل دیکھتا ہوں۔ اسکے ساتھ کی تب خواہش کی تھی اور ناہی کو شش، تمہارے ساتھ ہمیشہ کے ساتھ کی میں

دعائیں کرتا ہوں۔ ہاں وہ ہے دل کے اونچے کسی رتھ پہ براجمان جسکی کوئی برابری نہیں ہے اور تمہارا  
تخت۔۔۔۔۔ مثل اسکی بھی کوئی نہیں ہے۔ اسکی چلتی ہوگی میرے دل پہ، ہاں پر تمہاری میرے دل کے ساتھ

ساتھ میری زندگی پہ بھی حکومت ہے۔ میری ذات کی ساری ڈوریوں کے اختیار تمہارے ہی ہاتھ میں ہیں  
دور تک پھیلے سناٹے میں کوئل کی مدھر آواز پھیل گئی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے اسکا کیا مطلب ہے جب میں کہتا ہوں میں اس سے محبت کرتا ہوں اور تمہیں پتہ ہے اس کا کیا  
مطلب ہے جب میں کہتا ہوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں"

## Posted On Kitab Nagri

اسے پتہ تھا، اسے سب پتہ تھا۔ وہ جانتی تھی عائشہ دین محمد اسکی رقیب نہیں تھی۔ اس ساری دنیا میں اسکے اور نعمان انصاری کے درمیان کوئی نہیں آسکتا تھا اسے پتہ تھا۔ بس یہ تھا کہ وہ لڑکی اسے اچھی نہیں لگی تھی۔ ویسے ہی جیسے اسے علی کے پہلو میں اس دن اپنی بہن اچھی نہیں لگی تھی۔

اب کیا کریں، انسانی فطرت ہے، ایک بار جو دل میں مکین ہو گیا پھر وہ یہ مکان مشکل سے ہی بے آباد کرتا ہے۔۔۔۔۔

ہفتے کی شام آسیہ کی طبیعت کافی زیادہ خراب ہو گئی تھی تو اسے آئی سی یورifer کر دیا گیا تھا۔ ایمن کلینک پہنچی تو نرس نے اسے یہ بتایا تھا۔ سو مواری کی شام تک اسکی سانس بحال ہو چکی تھی تو اسے واپس وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا لیکن اسکی حالت بہتر نہیں ہوئی تھی۔ اسکی پرلگنسی ہر گزرتے دن پیچیدگیاں بڑھاتی جا رہی تھی۔ وہ سب جو بچے کے میچپور ہونے تک انتظار کرنا چاہتے تھے، اب سرجری کو لازم یوتا دیکھ رہے تھے۔

"اسے سٹیرائیڈز پہ ڈالو، بچے کے پھیپھڑے متاثر ہونے کا خطرہ ہے۔ لیبر روم شفٹ کرواؤ اسے اور اسکے شوہر سے ڈاکو منٹس سائن کرواؤ"

www.kitabnagri.com

اس شام وہ اسکے پاس آئی تو اسکے ہاتھ میں وہ پرچہ تھا۔

"یہ خانہ پوری کرنی ہوتی ہے آسیہ۔ آپریشن میں پیچیدگی ہوئی اور کوئی ایک جان منتخب کرنی پڑے تو ہم کسے بچائیں۔"

اسلام علیکم

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

وہ زرار کی

"تمہارے شوہر نے اپنی اولاد چینی ہے آسیہ۔"

اس نے اسے کرب سے آنکھیں موندتے دیکھا تھا۔ وہ اسے دیکھتی رہ گئی

"تم ان پہ خود کو قربان کر دو گی اور وہ تمہیں دفن کر کے فاتحہ بھی نہیں پڑھیں گے"

جانے کون زیادہ بے بس تھا۔ وہ مسجایا اسکی مریضہ۔

## Posted On Kitab Nagri

"مجھے پتہ ہے وہ تمہارے مجرم ہیں لیکن سچ پوچھو تو تم بھی خود کی مجرم ہو۔ انکے جرم جو بھی ہوں، تمہارا جرم تمہاری خاموشی ہے"

"مجھے باجی سے بات کرنی ہے"

رات آٹھ بجے اسکا آپریشن تھا۔

تھیٹر میں اسکا سٹرپچر پہنچا دیا گیا تھا جب اس نے ایمن کو بلوایا تھا۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی تھی۔

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے باجی۔ میں مجرم نہیں بنوں گی، میں اب خاموش نہیں رہوں گی۔"

وہ پولیس اہلکار سادہ لباس میں اسکا بیان ریکارڈ کرنے آئے تھے۔ آپریشن ٹیبل پہ پڑی ہوئی اس لڑکی نے تب انہیں وہ زخم دکھائے تھے۔ تب وہ کہانی سنائی تھی۔

عثمان اسے دیکھ کر مسکرایا اور سینے پہ ہاتھ رکھ کر گردن کو جھکایا تھا۔ عائشہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"کیا حال ہیں میڈم عائشہ۔۔۔ کیسی ہیں؟؟؟؟"

اس نے اسے بغور دیکھا

"دیکھ لو تمہارے سامنے ہوں، ہٹی کٹی۔۔ ایک اور جان کو داؤ پہ لگا دینے کے بعد بھی بے شرمی سے زندہ ہوں"

"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

"مطلب میری وہ لمبی لمبی موٹیویشنل تقریریں فضول تھیں؟؟؟؟؟"

"مذاق کر رہی تھی"



## Posted On Kitab Nagri

وہ کھکھلا اٹھی۔ وہ برہم نظروں سے اسے دیکھتا رہا  
"لیکن میں مذاق کرنے نہیں آیا ہوں عائشہ۔"

وہ زرار کا

"تم رندھاوا کے بیٹے کے خلاف کیس واپس لے رہی ہو؟؟؟؟؟"

وہ زرار کی زرا خاموش رہ گئی اور نظریں چرائیں۔

"تم پہلی بار میرے گھر آئے ہو، کیا کھاؤ گے، چائے یا کافی؟؟؟؟؟"

وہ ویسے ہی بیٹھا رہ گیا

"تت۔۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟؟؟؟؟"

"کیا؟ تمہاری خاطر مہارت؟؟؟؟؟"

"شٹ اپ یار۔۔۔۔"

وہ زور سے بولا تھا۔

"تم یہ نہیں کرو گی عائشہ۔ تم ہر بار بزدل بن کر بل میں نہیں چھپ سکتیں"

"تو اور کیا کروں؟؟؟"

"ڈٹ کر سامنا کرو اسکا، مقابلہ کرو"

"اچھا۔ اور اب کی بار بلی کس کی چڑھاؤں؟ اپنی بیٹی کی؟؟؟؟؟"

"وہ تمہاری بیٹی کے پیچھے ہی ہے"

عائشہ نے گہری سانس لی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"میں اسے لیکر کہیں دور چلی جاؤں گی"

عثمان نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ بہت دیر تک

"تم بزدل نہیں ہو عائشہ۔ تم دنیا کی سب سے بہادر لڑکی ہو"

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"چائے بناتی ہوں۔ ساتھ میں کیا کھاؤ گے؟؟؟"

"عائشہ!!!!"

وہ جو کسی کی سنتی نہیں تھی، سن لیتی تو رکتی نہیں تھی، اسکی سن ہمیشہ سنتی تھی، اسکے لیے ہمیشہ رک جاتی تھی۔۔۔

وہ جو اپنے دل کے علاوہ اسکے قدموں میں ساری دنیا کو جھکانے کو تیار تھا۔

ایمن نے ہاتھوں میں گلوں پہن کر چہرے پہ ماسک چڑھا لیا تھا۔ اسکی اسسٹنٹ اسکے سکرب کی ڈوریاں باندھ رہی تھی۔

"ماں باپ تو بہت پہلے فوت ہو گئے تھے باجی۔ نا بہن بھائی، نا کوئی سگارشے دار۔ یو نہی رحم کھا کر یتیم مسکین

سے نکاح کر لیا انہوں نے۔ شوہر ہیں، بس کیا کہوں کیسے، شوہر جیسے۔۔۔"

ٹیبیل پہ لیٹی اس لڑکی کی آواز بازگشت بنی گونج رہی تھی۔ ایمن میز پہ آکھڑی ہوئی۔ نرس نے انسٹرومنٹس کی

بھری ٹرے سے اسے مطلوبہ شے پکڑائی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"انکا معاشقہ تھا کسی سے۔ وہ معشوقہ بھی کسی کے نکاح میں تھی۔ یارانہ پہلے کا تھا، جسے نکاح بھی نہیں توڑ سکا۔ گھر میں سب کو پتہ تھا، بس سب چپ تھے۔ اب ایک کمانے والا، سب کو پالنے والا، اسکے لئے یہ تو کر ہی سکتے تھے۔ بس چپ تھے، پردے ڈالے تھے۔ پر کب تک۔ اسکے خاوند کو پتہ یوں چلا کہ رنگے ہاتھوں پکڑ لیا"

تھیٹر میں مشینوں کی ٹوں ٹوں گونج رہی تھی۔ خون کی باس، دواؤں کی بو۔

"مارپیٹ، گالم گلوچ، سب ہوا۔ عزت کے معاملے، پنچایت، بڑے بوڑھے۔ معافی تلافی کی باتیں، پیسہ زیور۔۔۔۔۔ اس آدمی نے کچھ نہیں مانگا، کہتا عزت کے بدلے عزت۔ اپنی عورت کے بدلے میرے شوہر کے گھر کی عورت۔۔۔۔۔"

ایمن کے ہاتھ لرز اٹھے تھے۔

"بیٹی یا بہو۔۔۔ بہن یا بیوی۔۔۔ ایک ماں کیا چنے گی؟؟؟ ایک شوہر کسے چنے گا؟؟؟؟؟"

نالیاں، تاریں، خون، مشین کی ٹک ٹک، گوشت کے جلنے کی بو۔ وہ سب گڈمڈ ہو گئیں۔

"کئی راتیں باجی کہ مجھے اب گنتی بھی یاد نہیں ہے۔۔۔۔۔ مجھے تو بس وہ درد یاد ہے باجی، وہ چیخیں وہ آنسو وہ واسطے،

مجھے تو بس وہ یاد ہے۔ مجھے اس آدمی کا چہرہ بھی یاد نہیں باجی مجھے اپے شوہر کی آنکھیں یاد ہیں جب وہ مجھے

اس کمرے میں بند کر دیتا تھا۔ وہ جانور اور میں۔۔۔۔۔"

وہ سسکیاں ایمن کے کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھیں۔ اسکی آنکھیں ڈبڈب رہی تھیں۔

"ایک عورت پہ رحم نہیں آیا، اسکے پیٹ میں بچے پہ رحم نہیں آیا، باجی ایک انسان پہ بھی رحم نہیں آیا؟؟؟؟؟"

ہیں باجی؟؟؟؟ اسکے پاس دل نہیں ہوگا، ہے ناں باجی، ہوتا تو ایک بار تو میری سنتا۔۔۔ اسکا کوئی رب بھی نہیں

ہوگا، ہے ناں باجی، ہوتا تو وہ ایک پل کے لئے توڑتا باجی۔۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

شائد وہ صحیح کہہ رہی تھی کہ وہاں دل نہیں تھا۔ شائد وہ صحیح کہی رہی تھی کہ وہاں رب نہیں تھا۔ یا پھر یہ تھا کہ وہ تو تھا پر اسکی سننے والا کوئی نہیں تھا، اس سے ڈرنے والا کوئی نہیں تھا۔  
"بی پی لو ہو رہا ہے ڈاکٹر"

کسی نے الارم دیا۔ پیٹ میں پس بھری ہوئی تھی۔ بچہ خاموش تھا اور خون میں لٹھڑا ہوا۔ خون کسی ندی کی دھارا بنا ہوا تھا۔

"باجی عورت اتنی بے وقعت کیوں؟؟؟ باجی عورت اتنی فالتو شے کیوں؟؟؟ ہیں باجی؟؟؟ عورت کسی کا انتخاب کیوں نہیں؟؟؟ عورت ضد ہی کیوں؟؟؟ عورت کے لیے بس شر ہی کیوں؟؟؟ ہیں باجی؟؟؟ عورت کے ساتھ زبردستی کیوں؟؟؟ عورت کی کوئی کیوں نہیں؟؟؟ عورت کے آنسو، آنسو کیوں نہیں؟؟؟"

وہ جا رہی تھی۔ وہ وہاں کیوں رہتی؟ انسانوں کی کھال میں چھپے ان بھیڑیوں کی بستی میں اب وہ کیوں رہتی؟ وہاں اسکا تھا ہی کون؟؟؟؟؟؟؟  
بچے کے رونے کی آواز سنائی دی تھی تب جب اسکی ماں کی دھڑکنیں خاموش ہو گئی تھیں۔

علینہ نے اسے بغور دیکھا۔ وہ لڑکی اسے اچھی نہیں لگتی تھی اور یہ بات چھپانے کی وہ زرہ برابر کوشش بھی نہیں کرتی تھی۔ وہ زندگی میں دوبارہ اس سے ملنا نہیں چاہتی تھی اسکے باوجود آج خود اسکے گھر آئی تھی۔  
"تمہیں یاد ہے علینہ جب تم میرے پاس سے جا رہی تھیں تو مجھے ایک مشورہ دیکر گئی تھیں۔۔۔۔"

عائشہ نے اسے بغور دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

"تم ٹھیک کہتی تھیں علینہ۔ مجھے مگر مچھوں کو دشمن نہیں بنانا چاہیے تھا"

علینہ نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں عائشہ، میں غلط تھی۔ سمندر بس ایک مگر مچھ کی ملکیت نہیں ہوتا ہے۔ وہ جیسے اسکا گھر ہے ویسے ہی وہاں رہنے والی چھوٹی سے چھوٹی مچھلی کا بھی ہے۔ وہ کون ہوتا ہے مچھلی کو اسکے گھر سے بے دخل کر نیوالا؟" وہ کہتی چلی گئی تھی۔

"کیا کیوں کیسے اور کاش کو پیچھے چھوڑ کر اب تو دشمنی ہو چکی عائشہ، اب پیچھے ہٹنا بزدلی نہیں خود کشی ہے۔ اب پیچھے مت ہٹو۔ وہ مگر مچھ تمہارے دروازے تک آ گیا ہے، اب اسے بھگانا تمہارا ہی کام ہے" اس شام اور ساری رات وہ یہی سوچتی رہی تھی۔ رندھاوا کا خاندان اس سے کہیں زیادہ مضبوط تھا۔ وہ اسے دنیا کے کسی بھی کونے سے ڈھونڈ سکتا تھا۔ ابھی بازی اسکے ہاتھ میں تھی اور مجرم کی گردن بھی، وہ اس پہ گرفت ڈھیلی کرتی تو کل وہ خنجر لئیے اس پہ وار کرنے ضرور آتا۔

"تو میں کیا کروں اماں؟؟؟؟"

www.kitabnagri.com

وہ وجود سفید چادر میں لپیٹ دیا گیا تھا۔

"ایک اور عورت مر گئی۔"

عام سی خبر تھی۔ مر گئی تو گئی۔ زندہ تھی تو کونسا زندہ تھی۔ اب چلو کسی ٹھکانے سے تو لگی۔ لیکن اب تم کسی ٹھکانے کی سوچو۔

## Posted On Kitab Nagri

پولیس آسیہ کے شوہر کو اسکے ماں باپ سمیت گرفتار کر چکی تھی۔ وہ دوسرا آدمی بھی پولیس کی حراست میں تھا۔

"آپ فکر نہیں کریں ڈاکٹر صاحبہ، انکو ایسی سزا ملے گی کہ انکی نسلیں یاد رکھیں گی"

اس سے قانون نے وعدہ کیا تھا لیکن یہ کافی نہیں تھا۔ ایمن رحیم آسیہ کے بیان کی ایک کاپی اپنی ایک صحافی دوست کو پہنچا چکی تھی۔

"ٹی وی، اخبار، نیٹ، سوشل میڈیا، جہاں تک رسائی ہے انہیں اسکی کہانی سناؤ اور ان درندوں کے چہرے دکھاؤ۔ میں چاہتی ہوں ساری دنیا انہیں دیکھ کر کہے آخ تھو۔۔۔۔۔"

اسکی فائل اس نے خود بھری تھی۔

"ماں اور بچہ دونوں پیچیدگیوں کا شکار ہو گئے۔ ہم انہیں نہیں بچا سکے"

اسے وہ یاد تھا۔ وہ آخری لمحہ جب آسیہ اسکا بازو جکڑے ہوئے تھی۔

"وعدہ کریں باجی۔۔۔ میری امانت کی حفاظت کریں گی۔۔۔ وعدہ کریں۔۔۔۔۔"

اگلے دن وہ نرسری میں تھی۔ شیشے کے اس پار انکیو بیٹر میں ننھا فرشتہ لیٹا ہوا تھا۔ سرخ سفید معصوم جان۔

"میرا بچہ انکی گود میں مت دیجئیے گا۔ میرا بچہ آپکی ذمہ داری ہے۔ میں زندہ رہی تو یہ امانت واپس لے لوں گی،

مرگئی تو یہ آپ پہ فرض ہے۔ باجی، وعدہ کریں"

اس ماں سے کئی عہد اسے یاد تھے۔

-----



## Posted On Kitab Nagri

ماوراء نے ان دونوں میاں بیوی کو افطار پہ مدعو کیا تھا۔ ستارہ کا تو جانے کا کوئی موڈ نہیں تھا کہ آجکل وہ خود سے ہی اواز اڑھوئی پھر رہی تھی۔ امان نے ہی کہہ کہہ کر اسے چلنے کو راضی کیا تھا۔  
"کم آن یار، تمہاری بہن نے اتنی محبت سے بلایا ہے۔ کیا سوچیں گی وہ کہ اب ان کا دماغ آسمان پہ پہنچ گیا ہے۔۔۔۔"

"خوب جانتی ہوں میں اپنی بہن کو، اسکی کھوپڑی تو ماؤنٹ ایورسٹ پہ ہی رہتی ہے سارا سال"  
"ستارہ۔۔۔۔"

وہ بادل ناخواستہ راضی ہوئی تھی۔  
وہ دونوں بہت خوش اخلاقی سے ملے تھے۔ افطاری کے وقت وہ ڈائننگ پہ موجود تھے جب ماوراء کی ساس ڈائننگ روم میں داخل ہوئی تھیں۔ ستارہ کو دیکھتے ہی وہ آپے سے باہر ہو گئی تھیں۔  
"یہ منحوس کیا کر رہی ہے یہاں؟؟؟؟؟"  
وہ بھونچکی رہ گئی۔

"کس نے آنے دیا اس ڈائن کو میرے گھر میں؟؟؟ حرافہ میرا بیٹا کھا گئی، میرا روحان۔۔۔ قاتل ہے یہ اسکی۔۔۔۔ کس نے بلایا اسے میرے گھر میں۔۔۔۔؟؟؟؟؟"  
وہ بے یقینی سے انہیں دیکھتی رہ گئی تھی۔ وہ مسلسل چلا رہی تھیں۔

"نکالو اسے، ابھی کے ابھی دھکے دیکر نکالو۔ اسکے پیچھے برباد کر لیا اس نے خود کو، نکالو قسے میرے گھر سے۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں میزبان میاں بیوی الگ شرمندہ تھے۔ وہ ماں کو سنبھالنے میں تھک گیا تھا۔ تبھی امان نے مضبوطی سے اسکی کلائی تھامی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو ستارہ۔۔۔۔"

"امان یار۔۔۔۔"

"نہیں بھائی۔ ہمیں جانا چاہیئے۔ ماں ہر رشتے سے زیادہ اہم ہے اور اسکے حکم بھی۔۔۔۔ اٹس اوکے"

ستارہ سارا راستہ بت بنی، اسکے برابر میں سیٹ پہ بیٹھی رہی تھی۔ ناکوئی جنبش، ناکوئی بات۔ بس سناٹا۔ گاڑی دروازے پہ رک گئی تو امان نے کہا

"ستارہ۔ گھر آ گیا ہے، چلو اندر چلیں"

اسے چھو اتو وہ برف کی سل بنی بیٹھی تھی۔ امان نے رمان سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔ امان کو ان آنکھوں پہ ترس آیا تھا۔

"میں اسکی قاتل ہوں امان؟؟؟؟؟"

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ہرگز نہیں"

"جو کچھ ہوا اسکی قصور وار میں ہوں؟؟؟؟؟"

وہ نفی میں سر ہلاتا چلا گیا۔

اسلام علیکم

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

"ایک لڑکی کسی لڑکے کے اظہار محبت کے جواب میں معذرت کر لے اور جواباً وہ لڑکا خود کو برباد کر لے تو قصور وار لڑکی ہوتی ہے؟؟؟؟؟ ہیں امان؟؟؟؟؟ اسکی جگہ میں ہوتی اور وہ سب میں نے کیا ہوتا تو کیا تب سب اسے بھی قصور وار کہتے؟؟؟؟؟"

"ستارہ تم۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

"بتاؤ ناں۔۔۔۔۔ اس دن حسن مر جاتا، تب بھی قصور وار میں ہوتی؟؟؟؟؟ جو کچھ حسن کے ساتھ ہوا، اسکے بعد بھی وہ قصور وار نہیں؟؟؟؟؟؟؟"

"ستارہ میری بات سنو"

امان نے رسان سے اسکے ہاتھوں کو تھاماتھا۔

"تم قصور وار نہیں ہو، تم نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔ تمہارا کوئی گناہ نہیں تھا۔ تم نے جو کیا وہ تمہارا حق تھا، اس نے جو کرنا چاہا وہ جرم تھا، اس نے جو کیا وہ گناہ تھا۔ لڑکی کو حق ہے کسی کو بھی انکار کرنے کا چاہے انکار کی ایک بھی وجہ نا ہو اور لڑکی کو حق ہے کسی ایسے کو چاہنے کا جس میں چاہے جانے کی کوئی بات نا ہو۔ تم اسکی جگہ ہوتیں تو تم مجرم ہوتیں، لیکن آج کے لیے وہ مجرم ہے۔۔۔۔۔"

یوں عائشہ دین محمد سالوں بعد سکرین پہ نظر آئی تھی۔ وہ پریس کانفرنس جہاں بڑے بڑے نام موجود تھے۔ اور وہ سب، وہ جو صرف کہتے نہیں تھے بلکہ حقیقت میں بھی اسکے ساتھ کھڑے تھے۔ ایمن، عثمان، نعمان، حسن، امان۔ وہ سارا گاؤں۔

www.kitabnagri.com

مظلوم کے ساتھ تو یوں بھی خدا ہوتا ہے۔ پہلا قدم اٹھاؤ اور وہ اسے کئی قدم آگے لے جاتا ہے۔ ہرٹی وی چینل، اخبار، سوشل میڈیا پہ یہی خبر تھی۔ ماضی کی اداکارہ اور ماڈل پہ مشہور پروڈکشن کمپنی کی طرف سے حملہ۔ انڈسٹری کے لیے تو وہ بم تھا۔ مجرم پولیس کی حراست میں تھا اور رندھاوا پروڈکشن کے کڑوروں کے پروجیکٹ خطرے میں۔

اس دن عائشہ کو وہ فون آیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

رندھاوا کی بیوی۔۔۔

"سیدھے مدھے پہ آؤں گی عائشہ۔ میرا بہت نقصان ہو چکا۔ گھر شوہر اور اب اولاد۔"

"اولاد تو میری بھی داؤ پہ لگی ہے"

"اسے ختم کرتے ہیں۔ معافی کی بات کرتے ہیں، میں صلح کرنا چاہتی ہوں"

عائشہ ہنس پڑی۔

"تم اور تمہارے وعدے"

"نہیں، رندھاوا کی بیوی نہیں ہوں میں، اسکی طرف سے کوئی وعدہ نہیں۔ ایک ماں کی طرف سے وعدہ، دوسری

ماں سے۔۔۔۔"

وہ خاموش رہ گئی۔

"اب میں کیا کروں؟؟؟؟؟"

وہ سب اگلے دن وہاں اکٹھا تھے۔

"وہ اسے ملک سے باہر بھیج دے گی، کہیں بھی جہاں سے اسکا شر مجھ تک نہیں پہنچے گا"

وہاں موجود ہر انسان بدلے کا مزہ چکھ کر دیکھ چکا تھا۔ وہاں ہر فرد جانتا تھا کہ ایک معافی کیسی کیسی تباہیاں روک سکتی ہے۔

اور یوں عائشہ دین محمد کی زندگی میں آئے اس طوفان کی تباہی ایک معافی کے باندھ سے ہار گئی تھی۔

"تم نے مجھے بتایا نہیں تم عائشہ کو پہلے سے جانتی تھیں"

## Posted On Kitab Nagri

اس رات نعمان نے اس سے کہا تھا۔ علینہ نے کندھے اچکا دیئے۔  
"ہاں، اس سبز آنکھوں والی کی غلامی ہم دونوں نے کی ہے نعمان۔ آپ نے دل کے لیے، میں نے پیٹ کے لیے"

وہ اسے دیکھتا رہا

"تو اسکی مٹھی میں کہیں ہم دونوں کے نصیب کے دھاگے الجھ گئے ہوں گے۔ یہ گرہ وہیں لگی ہوگی"  
عائشہ دین محمد تو گویا انکی زندگیوں کے نظام شمسی کا سورج تھی۔ وہ سب اسکے گرد ہی اپنے اپنے مداروں میں  
گھومتے رہے تھے۔ کوئی اسکے نزدیک، کوئی دور، کوئی کہیں، کوئی کہیں، ہاں مگر مرکز وہی تھی۔ ہمیشہ سے۔۔۔۔

کچھ دن بعد:

گھڑی کی سوئیاں اپنی روش پہ قائم تھیں۔ وہ گویا پکڑن پکڑائی کا کوئی کھیل تھا جس میں وہ مصروف تھیں۔ زرا سی  
دیر کو وہ آپس میں ملتیں اور پھر سے دوڑ شروع۔ وہ کھیل تو ہمیشہ تک جاری رہنا تھا۔  
عثمان نے بالوں میں برش کرنے کے بعد اسے میز پہ ڈالا اور اسکی طرف آیا۔ وہ اس ننھی سی جان کو گود میں لیے  
بیٹھی تھی۔ عثمان نے اسے بہت دیر تک دیکھا تھا۔

"تو ابو اس لیے کہتے ہیں کہ مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ وہ اس لیے کہتے ہیں کہ درد کی دوا وہ ضرور بھیجتا ہے۔ تم نے  
محرومی کا کہا تو اس نے مداوا کر دیا۔"

ایمن نے محبت سے وہ ننھا سا ہاتھ چوم لیا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

ستارہ اور امان نے انہیں افطار کی دعوت پہ بلوایا تھا۔ وہ سب دسترخوان پہ اکٹھا تھا۔  
"یار تم بھی سنا دو اب کوئی خبر، سچی اب تو جب تمہاری یا امان کی کال آتی ہے تو پہلا خیال یہی آتا ہے کہ ہو گئی گڈ نیوز"

ستارہ نے بیزاری سے اسے دیکھا  
"میرے بس میں ہوتا تو یہ آج اپنی پہلی سالگرہ منا رہے ہوتے۔ اب تو لگتا ہے اگلے سال ہی آئیں گے"  
"اچھا اچھا بولو لڑکی"

ایمن نے ڈپٹا  
"ان معصوموں کا بھی کوئی قصور نہیں، باپ پہ چلے گئے ہیں، ٹیل گوڑھے، ضدی بیڑے (بیل)"  
"تم ہر بات میں مجھے کیوں لے آتی ہو؟؟؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

امان بدک اٹھا  
"تمہارا ہی تو پھیلا یا راستہ ہے سرتاج"  
"لا حول ولا قوہ۔۔۔ یار دیکھ عثمان یہ ایسی واحیات باتوں پہ اتر آتی ہے"  
"ہاں ہاں میں تو ہوں ہی فحش گو، ستارہ سے بدل کر منٹور کھ دو میرا نام"

"یار اب منٹو کو تو بخش دو، اچھی خاصی تحریریں ہیں اسکی"  
عائشہ نے لقمہ دیا۔ ستارہ کی ٹھسک ٹھسک شروع ہو چکی تھی۔

"ایک تو میں بیمار اوپر سے میاں کی جلی کٹی، میں کیا کروں اب، میرا کوئی ہے کیا۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

اپنا روزہ چھوڑ سب اسے چپ کروانے میں لگ گئے تھے۔

"چلو کان پکڑ کر معافی مانگو"

حسن نے امان کو حکم دیا

"اب میں نے کیا کیا؟؟؟؟؟"

وہ غریب کا بچہ ہکا بکارہ گیا۔

"چل جلدی کر"

عثمان کا بس چلتا تو اسکے ہاتھ کان کی لو سے سٹیپلر کر دیتا۔

"توبہ کرو کیوں میرے معصوم میاں کے پیچھے پڑ گئے ہو۔ چلو بیٹھو سکون سے"

"ستارہ بی بی؟؟؟؟؟"

ایمن نے اسے حیرت سے دیکھا

"تمہیں سپلٹ پر سنیلٹی تو نہیں ہے؟؟؟؟؟"

"اے جاؤ تم خود ہوں گی سائیکو، میرے معصوم میاں کے پیچھے پڑ گئے ہو۔ امان آپ آرام سے بیٹھو، جو س

ڈال دوں؟؟؟؟؟؟؟"

"آپ؟؟؟؟؟؟؟"

سب یک زبان ہو کر بولے اور زور سے ہنسنے لگے۔

امی نے وہ تھال زینب فاطمہ کے سامنے رکھا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اور یہ عیدی ہے میری بیٹی کے لئے۔۔۔"

اس نے اچھنبے سے انہیں دیکھا تھا۔

"مم۔۔۔ میری؟؟؟؟؟"

"ہاں تو اور کیا۔ دیکھو میرے نعمان کی بہن ہو تو میری تو بیٹی ہوئیں ناں۔ اور بیٹیوں کی کیسی عید جب تک ماں کی

طرف سے عیدی ناملے۔۔۔"

وہ خوبصورت پوشاک تھی۔ ساتھ میچنگ جوتا، جیولری، چوڑیاں اور مہندی۔

وہ انکے گلے لگ گئی تھی۔

"میری بچی۔ خوش رہو، آباد رہو۔ خوب تر قیاں کرو"

نعمان مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ پتھر جو سالوں پہلے ہیرہ بنا تھا، اب تو ستارہ بن چکا تھا۔



www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

عید۔۔۔۔

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

اب کیا کہوں اور کیا لکھوں۔۔۔۔

میرے لیے عید میرے بچپن کا وہ بوسیدہ منظر ہے۔

کرائے کا چھوٹا سا گھر۔۔۔ دیوار پہ چڑھی عشق پیچا کی بیل۔۔۔ عنابی آتش گلابی پھول۔۔۔ امی (نانی) کا

آنا۔۔۔۔ وہ مزیدار مٹھائی۔۔۔۔

امی گز گئیں تو سارے شہر سے عشق پیچا ناپید ہو گئی۔ حلوائی نے وہ مٹھائی ہی بنانا چھوڑ دی۔ عید وہیں کہیں اٹک کر رہ گئی۔

عید۔۔۔۔

اب اور کیا کہوں، اور کیا لکھوں۔۔۔۔

# Posted On Kitab Nagri

ایمن ننھے بچے کو کپڑے بدلوانے میں مصروف تھی۔ وہ اسے پچکارتی تھی اور اسکی بلائیں لیتی تھی۔ عثمان سفید شلوار قمیض میں ملبوس نماز کے لیئے تیار تھا۔ نیچے سے دونوں بچے اسے آوازیں دے رہے تھے۔

"چاچو۔۔۔ جلدی کریں۔۔۔ دادا ابوبلار ہے ہیں۔۔۔"

وہ باپ کے ساتھ چلتا عید گاہ تک جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ زرا آگے دونوں لڑکے باپ کے ہاتھ تھامے چل رہے تھے۔

تو وہ ہے عید۔۔۔ "ساتھ"

اور گاؤں کی عید۔۔۔

نیلا آسمان۔۔۔۔۔ سبز کھیت۔۔۔۔۔ زر دگندم کے ڈھیر۔۔۔۔۔ لال کالے شہتوت کے درخت۔۔۔۔۔ گلابی آڑو  
کے پھولوں سے سجے پیڑ۔۔۔۔۔ نیلے پھولوں سے بھری پگڈنڈی۔۔۔۔۔ بھوری زمین۔۔۔۔۔ شفاف پانی کی  
نہر۔۔۔۔۔ سیاہ کوئل اور کُوء۔۔۔۔۔

وہ ننھی گڑیا ماں اور نانی کے ساتھ اس آنگن میں بچھی چارپائیوں پہ موجود، سویوں کی ضیافت سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ اسکی خوشی دیدنی تھی، اسکی مسکراہٹ خالص تھی۔

تو وہ ہے عید۔۔۔۔ "مسکراہٹ"

اور عید وہ ہے جو انصاری صاحب کے گھر میں ہے۔ گویا جشن۔

چوہدری جہاں داد اور فاطمہ زینب آئے ہوئے تھے۔ دونوں بھائی، بچے۔ زرا سا گھر اور اتنی بے شمار خوشیاں۔

"پار کہاں ہے عثمان؟؟؟"

"گھریہ ہی، خیریت؟؟؟؟"

## Posted On Kitab Nagri

امان گھبرا یا ہوا تھا۔

"میرے موٹو پتلو کی جوڑی بھی عید دنیا میں منانا چاہتی ہے"

وہ نکلا تو ایمن بھی ساتھ تیار ہو گئی۔

"واہ محترمہ یہی وقت ملا تمہیں؟؟؟؟ میری عید کی نماز بمشکل پڑھی گئی"

دونوں میاں بیوی چونچیں لڑائے بیٹھے تھے۔

"تم نے تو پھر پڑھ لی، میری تو وہ بھی رہ گئی"

"ہاں اس پہ افسردہ ہوا جاسکتا ہے، ایک تو سال میں پڑھنی تم نے دو نمازیں اور ایک اس میں سے بھی گئی۔۔۔۔۔"

چہ چہ

"امان۔۔۔۔"

تو عید۔۔۔۔ خوشی کی خبر

وہ ننھے ننھے روئی کے پھوئے جیسے نو مولود۔ اس جیسے ملائم، بالائی جیسے سفید۔

تو وہ تھے عید۔۔۔

"عید مبارک"

حسن نے وہ میسج اس نمبر پہ بھیجا تھا جو جامنی دلوں کے درمیان محفوظ تھا۔

"رات کو امی ابو آئیں گے تمہاری طرف"

جواب یہ تھا

"عید مبارک کے جواب میں خیر مبارک کہتے ہیں لڑکی"



## Posted On Kitab Nagri

"تو جو میں نے کہا وہ خیر کی مبارک خبر نہیں تھی"

وہ مسکرا دیا۔ یہ تو سچی بات تھی۔

"سنو، میں انہیں پسند آ جاؤں گا ناں؟"

"امید تو ہے"

"تو کیا کروں پھر؟؟؟؟؟"

"دعا"

"اور تم کیا کرو گی؟؟؟؟؟"

"تمہاری سفارش"

وہ پھر سے مسکرایا

"مطلب پاس"

اب کی میسج تھوڑی دیر بعد آیا تھا

"تمہیں بھی عید مبارک"

تو جی ہاں جناب۔ عید مبارک۔۔۔۔۔

-----

عید کا دوسرا دن انہیں وہاں منانا تھا۔ اس پناہ گاہ میں، اس ٹرسٹ میں، وہاں موجود اپنے اُس خاندان کے ساتھ۔

تو آج جشن وہاں تھا، شہر کی ساری رونق، روشنیاں اور رنگینیاں وہاں تھیں۔ وہ یتیم مسکین بچے، معذور، اپاہج،

لاوارث، بوڑھے، بیوائیں، وہ سب جنہیں خدا زمہ داری بنا کر اسکی طرف بھیجا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ اب اس کا فرض بن چکا تھا۔

اور یقین مانیئے یہ ہم سب پہ فرض ہے۔

عید آئی، اپنے لئے پانچ ہزار کا سوٹ خریدا، خیرات کے لئے پرانے جوڑے نکالے، اُترن کُترن، چند روپوں کی خیرات اللہ بھلا کرے۔ چلیں ٹھیک ہے۔

لیکن کبھی یہ بھی کریں کہ اپنے پانچ ہزار کے جوڑے کے ساتھ، ایک ہزار کا جوڑا کسی غریب کے لئے۔ بغیر پہنا، بنا نقص کے نیا جوڑا، نیا جوتا۔ صاف ستھر انوالہ، فرتج کار کھا نہیں، بچا کچھا نہیں، خاص طور پہ پکایا گیا۔ کبھی یہ بھی کر کے دیکھیں۔

کسی بھی ضرورت مند کے لئے ترحم کی نگاہ کو کچھ روپوں اور کچھ روپوں کو مدد کے قابل روپوں سے بدل کر دیکھئے۔ پھر عید شوال کے چاند پہ منحصر ہر گز نہیں رہے گی۔۔۔۔۔

نماز کے بعد وہ دونوں باپ بیٹا واک کے لئے نکلے تھے۔ کھیتوں میں دور تک جاتی وہ ٹیڑھی میڑھی پگڈنڈی رات بھر کی شبنم سے بھیگی ہوئی تھی۔ گندم کی کٹائی کے بعد کھیتوں میں فاصلے فاصلے سے گندم کے ڈھیر تھے۔ زرا آگے کھیت میں کسان ٹریکٹر چلا رہا تھا۔ کوؤں کے غول کے غول کیڑے مکوڑوں کے لئے اتر رہے تھے۔

"ابو"

نعمان اس کے پیچھے پیچھے ہی تھا۔ ٹوب ویل کے پاس وہ زرا دیر کور کا تو منام بھی رک گیا تھا۔

"کہو"

وہ تذبذب کا شکار تھا۔ نعمان نے بغور اسے دیکھا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"کیا بات ہے؟؟؟؟؟"

وہ انگلیاں مروڑنے لگا

"وہ۔۔۔ بابا دراصل۔۔۔ آپ مجھے ایک ہزار روپے دیں گے؟"

"تمہاری عیدی کہاں گئی؟"

وہ چپ رہ گیا

"چاچو نے بھی دی تھی، آنٹی نے بھی؟؟؟ سب پیسے کھا بھی لئے؟؟؟؟؟"

دور کوئل نے راگ چھیڑا تھا۔ آم پہ بور دیکھ کر وہ بے حال تھی۔

"بابا میرا کلاس فیلو ہے ناں احمد، ایک دفعہ بکس لینے آیا تھا ناں، اسکی ماما بہت بیمار ہیں۔ اس نے مجھے بتایا تھا وہ

بہت پریشان ہیں، علاج بہت مہنگا ہے اور انہیں بہت سارے پیسے چاہیے ہیں"

وہ بتاتا چلا گیا۔

"میرے پاس عیدی کے سارے پیسے ملا کر چار ہزار ہیں۔ آپ مجھے ایک ہزار دیں گے تو وہ ملا کر میں اسے دوں

گا"

www.kitabnagri.com

وہ بہت دیر کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا۔ اسی وقت اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بنا دیکھے وہ ساری رقم جھک کر منام کی

جیب میں ڈال دی تھی۔

"اسے کہنا پریشان نا ہو، ہم سب اسکے ساتھ ہیں"

وہ مسکرایا اور پھر باپ کے نزدیک ہوا

"آپ پر امس کریں کسی کو نہیں بتائیں گے کہ میں اسکی ہیلپ کرنا چاہتا ہوں"

## Posted On Kitab Nagri

"نہیں بتاؤں گا، وعدہ"

وہ باپ بیٹا واپسی کے لیے پلٹ گئے تھے۔ آڑو کے گلابی پھولوں سے لدے پیڑ دیکھ کر اس نے پھر سے باپ کو دیکھا

"بابا اس دن ہم عائشہ کے ساتھ یہاں کھیلنے آئے تھے، آپکو پتہ ہے اس نے اتنے سارے پھول توڑے تھے

آپکے لیے۔۔۔"

وہ دلچسپی سے سنتا رہا۔

"وہ کتنی پیاری ہے ناں بابا، بالکل ڈول کی طرح۔۔۔ اور بابا آپ نے اسکی آئز (آنکھیں) دیکھیں، وہ گرین کلر کی

ہیں۔۔۔۔"

وہ مسکرا دیا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ دونوں باپ بیٹا باتیں کرتے ہوئے دور جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ دور مشرق سے انڈے کی زردی جیسا

سورج طلوع ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ختم شد

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595